اقرار علم الغیب فی جواب اظہار العیب

وہابی دیوبندی ملا سرفراز گکھڑوی کا رد

از علامہ محمد جہانگیر نقشبندی

اقرار علم الغیب فی جواب اظہار العیب

مقدمہ

نحمدہ نصلی ونسلمو علی رسولہ الکریم ام بعد

علامہ غلام فرید ہزاروی صاحب نے اثبات الغیب دو حصوں میں جواب ازالۃ الریب سرفراز گھکڑوی کی کتاب کا علمی جواب دلائل سے دیدیا تھا جسکے بعد منکرین کو حق تسلیم کر کے رجوع کا اعلان کر دینا چاہئے تھا۔ مگر ضد کا علاج نہیں ہے اس لئے سرفراز وہابی نے اثبات علم الغیب کا جواب اظہار العیب کے نام سے لکھا جو کہ سابقہ جوابات کو دوبارہ گھما کر اور الفاظ کا چکر چلا کر اپنی قوم کو خوش کر دیا۔ جس کو دیکھ کر وہ بغلیں بجا رہے ہوں گے۔ جبکہ پہلے سے زیادہ اپنی جہالت کا ثبوت پیش کیا اور اس کے جواب میں ہزاروی صاحب نے بہت پہلے ہی اظہار کا جواب اثبات الشیب سے لکھ لیا تھا۔ مگر شائع ہونے میں تاخیر ہوتی گئی۔ اور مزید تاخیر ممکن ہے اس لئے راقم نے سوچا کہ فوری جواب ہونا چاہئے تا کہ اس وہابی کی خواہش پوری ہو جائے۔

نوٹ: ہم سرفراز وہابی کی جگہ وہابی لقب جو حقیقی نام ہے اس سے یاد کر کے اس کی عبارت نقل کریں گے اور راقم سنی لکھ کر جواب دے گا۔ انشاء اللہ

یہ مناظرانہ دلائل علم غیب عطائی پر فیصلہ کن گفتگو ہے جس کا جواب دیوبندی قیامت تک نہیں دے سکتے اس جواب کے بعد وہابی نے کتابیں لکھنا بند کر دیں۔ منکرین کیلئے یہ حوالے موت کا پیغام ہیں۔

تقریظ

تمام تعریفیں رب کریم عزوجل کے لئے ہیں۔اور درود وسلام ہو اس ہستی پر جس کے توسل سے ہمیں رب کریم عزوجل کی معرفت حاصل ہوئی۔

مولانا جہانگیر نقشبندی صاحب کی کتاب کو مصروفیت کی وجہ سے پوری تو نہ دیکھ سکا مگر چیدہ چیدہ مقام سے دیکھا۔ دیوبندی مناظر سرفراز گھکڑوی جو کہ اکثر اہلسنت کے خلاف لکھتا ہی رہتا ہے۔ مولانا نے ان کی کتاب کا جواب لکھا ہے۔

اللہ تعالیٰ اس کتاب سے گمراہوں کو سیدھا راستہ دکھائے اور مولانا کے درجات کو بلند فرمائے۔ (مولانا محمد قاسم ہزاروی صاحب مکتبہ غوثیہ)

اظہار کے صفحہ نمبر ا پر تصدیق کرنے والے عبدالرحمٰن دیوبندی نے دو صفحہ لکھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ کرنے والے بھی دھوکے باز اور جھوٹ سے باز نہیں آتے کاش یہ پروفیسر انصاف کی بات کرتے مگر ایسے نصیب کہاں۔

صفحہ نمبر ۲ پر لکھا ہے کہ جس کا نقد جواب اپنے عبدالرحمٰن انفرادی کا واقعہ لکھ دیا ہے مگر میں یہاں ایک واقعہ لکھنا چاہتا ہوں جب اہل بدعت قبور کو دیکھ کر تنگ میں آتے ہیں تو پھر سب بزرگوں (انبیاء واولیاء) کو چھوڑ کر ان کو ایمان کامل صرف اپنے اعلیٰ حضرت ہی کی بارگاہ سے ملتا ہے عرس کے موقع پر کہا گیا اعلحضرت کے بغیر آپ ہر فن حاصل کر سکتے ہیں لیکن دولت عشق ورسالت وایمان کامل بارگاہ اعلحضرت سے ہی حاصل ہو سکتا ہے۔ (رضائے مصطفیٰ)

سنی: جواباً عرض ہے کہ عبدالرحمٰن کا واقعہ شاید پروفیسر کو حقیقت معلوم ہو گئی تھی اس لئے واقعہ کا اشارہ کر دیا ورنہ جس کو اعلحضرت نے کافر لکھا تھا اور اس کا فعل بھی نقل کر دیا تھا صرف نام کی مماثلت سے دیوندیوں نے افسانہ بنا دیا۔ اگر آج بھی کوئی میدان میں آئے تو ہم حاضر ہیں۔ دوسری بات جو اعلیٰ حضرت کے دولت عشق ورسالت وکامل ایمان سے متعلق ہے پروفیسر صاحب ہر بات کے دورخ ہوتے ہیں ایک اچھا دوسرا غلط معنی۔ حیرت

ہے وہابیوں کو غلط معنی ہی نظر آتا ہے خود جو غلط ہیں۔اس عبارت سے پہلے پروفیسر نے بریکٹ میں انبیاء واولیاء کا اضافہ کردیا جس سے انکی پروفیسری میں چار چاند لگ گئے۔حالانکہ انبیاء واولیاء کا ذکر قطعاً یہاں ہو ہی نہیں سکتا بلاوجہ اپنی وراثت کا پول کھول دیا۔انکی نظر غلط جگہ ہی پر جاتی ہے کبھی تو اچھے معنیٰ بھی سمجھ لیا کریں۔

تیسرا جواب یہ کہ دشمن نے بھی اعلیٰ حضرت کو عشق رسول کی دولت سے سرشار مان لیا لیکن دوسرے کو فیض ملنے کوانکار واعتراض کیا ہے۔

چوتھا جواب یہ کہ اہل بدعت کا ہم کو سبحان اللہ پروفیسر صاحب پوری دیوبندی میں آج تک ایک مولوی و مفتی یا شیخ الحدیث کا نام بتادیں جو بغیر بدعت حسنہ یافتہ مفتی بن گیا ہو؟ ہم اسکی زیارت کرنا چاہتے ہیں ورنہ اہل بدعت کا اپنا نام دوسروں پر چسپاں کرنا ظلم ہے۔

پانچواں جواب وہابیوں میں ایک آدھ بھی ایسا نہیں جس کو عشق رسول کی دولت ملی ہو ورنہ بتادو؟

چھٹا جواب یہ کہ انبیاء واولیاء کا ذکر نہیں تو ان کو چھوڑنے کو ذکر عبارت میں کہاں ہے زبردستی کیوں؟

ساتواں جواب یہ کہ تقویۃ الایمان میں ہر بزرگ چھوٹا ہو یا بڑا۔ الخ۔ پروفیسر صاحب بتاؤ یہاں انبیاء واولیاء کا ذکر مانتے ہو؟ جبکہ اس کا قرینہ بھی ہے جو جواب تمہارا وہی جواب ہمارا۔

آٹھواں جواب یہ کہ عرس کا موقع ہے جب تم عرس کے قائل نہیں تو ہر بات ہی غلط کہو گے حالانکہ دیوبندیوں کا عرس میں جانے کا ثبوت کتاب دیوبندی مذہب میں ہے۔

نواں جواب جب اپنے گھر کی خبر نہ ہو تو دوسروں پر طعن کرنا کس یونیورسٹی کی تعلیم ہے۔

دسواں جواب کہ مرثیہ گنگوہی میں محمود الحسن نے ئی مرثیہ کہا" خدا ان کا مربی وہ مربی

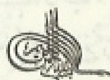
تھے خلائق"۔ پروفیسر صاحب اسکی وضاحت فرمادیں کہ مربی کا معنیٰ کیا ہے؟ آپ تو عشق رسول کی دولت حاصل کرنے پر رور ہے ہو اب تو گنگوہی کے فیض سے سب کچھ مل رہا ہے بلکہ قبر سے بھی حالانکہ گنگوہی نے کس کو مرنے نہیں دیا مگر خود مر کر مٹی میں مل گئے۔ بتاؤ دیوبندی قبور کر رنگ برنگ ہو جاتے ہیں اسکی وجہ کیا ہے؟

گیارھواں جواب وہابیوں میں کوئی بھی کامل ایمان نہیں جب ہی تو تکلیف ہوئی اگر ہے تو دکھا دو؟

گیارہویں شریف کے صدقے گیارہ جواب حاضر ہیں پروفیسر صاحب مرنے سے پہلے ان کے جوابات دیتے جانا (شکریہ)۔ مولانا زبیر علی رضوی صاحب۔

یہ رضا کے نیزہ کی مار کہ عدو کے سینے میں غار ہے
یہی وار وار سے پار ہے کے چارہ جوئی کا وار ہے





الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ (ﷺ)

پیش لفظ

صفحہ نمبر ۳ پر سرفراز وہابی نے ازلۃ کا حوالہ دے کر عن عقیدہ علم الغیب ہے سبب تالیف لکھا کہ۔ اللہ تعالیٰ کے ہی فضل و کرم سے۔ علم غیب صرف اللہ تعالیٰ ہی کو ہے اور عالم الغیب صرف اللہ ہی کو ہے اور یہ صرف اسی کی صفت خاصہ ہے ہاں اس نے وقتاً فوقتاً وحی کے ذریعہ حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کو انباء الغیب واخبار الغیب سے نوازا ہے۔ اور سب سے زیادہ غیب کی خبریں اسی نے خاتم الانبیاء والمرسلین حضرت محمد (ﷺ) کو عطا کیں ہیں اور اس بات کو مبرہ کن کرنے کے لئے اکتالیس حوالے درج کئے گئے ہیں۔

قارئین اکرام آپ نے دیوبندی وہابی کو عقیدہ اور دعویٰ دیکھ لیا یہ نمائشی عقیدہ دوغلی پالیسی ہے۔ اصل وہابی عقیدہ کیا ہے پہلے اللہ تعالیٰ کے متعلق دیکھ لیں۔

1۔ اللہ تعالیٰ کو بندوں کے اعمال کرنے سے پہلے معلوم نہیں بلکہ اعمال کرنے کے بعد معلوم ہوتا ہے۔ (بلغۃ الحیران)

2۔ غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو کہ جب چاہے دریافت کرلے (تقویۃ الایمان)

اگر وہابی کا اپنا عقیدہ درست ہے تو ان دونوں کتابوں کو آگ لگانے کا حکم کرے اور اپنی برات کا اظہار کرے۔ اگر سچے ہیں تو؟

اب دیکھیں نبی کریم (ﷺ) کے متعلق ان کا اصل عقیدہ اور تصویر کے دونوں رخ آپ کے سامنے ہیں۔

1۔ پھر خواہ یوں سمجھئے کہ یہ بات ان کی اپنی ذات سے خواہ اللہ کے دینے سے غرض اس

عقیدہ سے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے۔ (اسماعیل دہلوی وہابی تقویۃ الایمان)

۲۔ یہ عقیدہ رکھنا کہ آپ (ﷺ) کو علم غیب تھا صریح شرک ہے۔ (گنگوہی وہابی فتاوی رشید)

۳۔ جو یہ کہتے ہیں کہ علم غیب بجمیع اشیاء آنحضرت (ﷺ) کو ذاتی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا عطا کیا ہوا ہے سو محض باطل خرافات میں سے ہے۔ (فتاوی رشیدیہ)

۴۔ آپ کو حق تعالیٰ نے علم دیا تھا تو ایسا سمجھنا خطاء صریح ہے۔ (فتاوی رشیدیہ)

۵۔ علم غیب خاصہ حق تعالیٰ کا ہے اس لفظ کو کس تاویل سے دوسرے پر اطلاق کرنا ابہام شرک سے خالی نہیں۔ (فتاوی رشیدیہ)

اب یہ وہابی مئولف اظہار بتائے کہ رافضی کی طرح تقیہ کیوں؟ اور وہابی اپنا وہ عقیدہ بیان کرے جو متفقہ ہو؟ اس کا تضاد تو ہم نے واضح کر دیا۔ ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ وہابی کی جماعت اس مسئلہ پر تو کیا کسی بھی اختلافی مسئلہ پر متفقہ عقیدہ پیش نہیں کر سکتے۔

یہ چیلنج ہے ہمارا وہابی کو اس کی اولاد ہو اور پوری جماعت کے ہر فرد کو دعوت عام ہے۔

ہماری کتاب کا جواب اپنے اس تضاد کو دور کر کے شروع کرنا اور الفاظ کا چکر چلائے بغیر کہ ہم نے پوری کتاب یا عبارت نقل نہیں کی وہابی اپنے عقیدے سے توبہ کرے یا تضاد ختم کرے ورنہ ہماری اس کتاب کا جواب نہ ہوگا۔

وہابی کے اکتالیس حوالے اخبار الغیب کے گنگوہی نے اور دہلوی نے ملیامیٹ کر دیئے۔

اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

عوام الناس اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں کہ اس وہابی کو صفت خاصہ کا علم بھی نہیں ایک طرف ازلۃ میں علم غیب اللہ تعالیٰ کیلئے صفت خاصہ لکھا۔ اور اس کتاب میں علوم غیبیہ حضور (ﷺ) کو عطائی تسلیم کر لئے۔

اور یہی وہابی ہے جس نے ذاتی وعطائی کی تقسیم کا انکار کیا تھا ان کتابوں میں تفریح الخواطر، دل کا سرور، راہ ہدایت، اگر یہ وہابی توبہ کرے تو ہم صفحہ نمبر اور عبارت اس کی لکھی

ہوئی دکھانے کو تیار ہیں اس وہابی کی کتابوں میں ایک خوبی یہ ہے کہ ہم کو دوسری جگہ حوالے
تلاش کرنے کی زحمت نہیں ہوتی اس کی اپنی کتاب سے اس کے خلاف ثبوت مل جاتا ہے۔
(سبحان اللہ)

حقیقت میں اظہار العیب میں وہابی نے اپنے سارے عیبوں کا ظہار کر دیا۔ یہ منظر
ہم قارئین کو ہر باب میں دکھائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

صفحہ نمبر ۵ پر وہابی نے لکھا ہے ازالۃ الریب بڑی جاندار کتاب ہے اور انشاء العزیز
صدیوں تک توجہ کی مستحق رہے گی۔

سُنّی: اگر یہ جاندار کتاب تھی تو اظہار العیب لکھنے کی کیا ضرورت ہی نہ تھی اظہار لکھ کر تم
نے خود اس جاندار کو بے جان کر دیا جو صدیوں تک توجہ کا مرکز رہے خود تم نے ربعہ صدی میں
اس سے توجہ ہٹا کر "اظہار العیب" لکھی۔

اصل بات یہ تھی کہ ازالۃ میں جو گستاخیاں وغلطیاں کر بیٹھے تھے ان کی لیپا پوتی
الفاظ کا چکر شیطانی قیاس سے صفائی کرنے کی کوشش کی مگر ناکام رہے اب اقرار الغیب
کے جواب میں شاید تیری کتاب جاندار ہوگی۔ تو اظہار العیب کی جان تو ہم نے نکال دی۔

"نہ رہے گا بانس نہ بجے گی بانسری"

صفحہ ۴ پر وہابی نے لکھا کہ "ما کان یکون سے ہمارے نزدیک غیب کی وہ خبریں مراد
ہیں جو حضور (ﷺ) کی بعثت سے قبل اور تا قیامت آنے والے واقعات سے تعلق رکھتی ہیں
ان کے علم غیب و جمیع ما کان وما یکون سے کوئی نسبت نہیں اول کے ہم قائل اور ثانی کے ہم
منکر ہیں۔

سُنّی: اول کے قائل جو ما کان وما یکون سے متعلق ہے یہ وہ الفاظ ہیں جو دیوبندی ہمیشہ
سے انکار کرتے رہے لیکن اس وہابی نے بغیر کسی دلیل کے غلط مان لیا مگر خبیث عادت
نے مجبور کیا کہ علم غیب اور جمیع کا لفظ لگا کر فرق کر دو۔ جس کے تم منکر ہو اس کا ثبوت بھی
دیکھ لو کہ تم نے علوم غیبیہ تسلیم کیا اور یہاں بھول گئے دونوں الفاظ جمع ہیں وہابی صاحب۔

اور جمیع کا ثبوت ۲۴ دیوبندی وہابی اکابر علماء سے المہند میں ہے کہ علم الاولین واخرین مانتے ہیں جمیع کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

ہاتھ گھما کر کان پکڑنے کے بجائے سیدھی طرح کان پکڑلو۔ مگر لاتوں کے بھوت باتوں سے کہاں مانتے ہیں۔ حالانکہ خود کے الفاظ ہیں کہ بعثت سے قبل جو جمیع ما کان پر دلالت کرتے ہیں اور تا قیامت میں آنے والے واقعات۔ وما یکون میں شامل ہے دونوں کو ملا کر جمیع بن جاتا ہے مگر ڈھیٹ بہت دیکھے دنیا میں سب پر سبقت لے گئی بے حیائی آپ کی۔

وہابی کو اردو اپنی لکھی ہوئی سمجھ نہ آئی دوسروں کو الزام دینا کسی عقل مند کا کام نہیں ویسے اس وہابی کو اپنے لکھے ہوئے الفاظ کو بدلنے کا فن خوب آتا ہے اس خوشی میں جوتے کے ہار مبارک اگر دہلوی اور گنگوہی اس کے ما کان وما یکون کے الفاظ دیکھ لیتے ہیں تو اس کو دیوبند سے خارج کر کے دم لیتے منافق کیسے ہوتے ہیں کہ صحابہ کرام پاس جاتے تو ان کے عقائد کی بات کرتے اور جب کفار کے پاس آتے تو یہی کہتے کہ ارے ہم ویسے ہی ما کان وما یکون کہہ رہے تھے تاکہ الفاظ دیکھ کر پھولے نہیں سماتے ہم تو اے کافرو تمہارے ساتھ ہیں نہ عطائی مانتے ہیں نہ ذاتی مانتے ہیں۔

اسی صفحہ ۶ پر مسئلہ نور کے متعلق لکھا کہ محققین کا طبقہ اس حدیث کو ''ان اللہ تعالیٰ خلق قبل الاشیاء نور نبیک من نورہ'' صحیح تسلیم صحت، ہمارے بزرگ یہ بیان کرتے ہیں اور ہم (وہابی) اس کی تصدیق کرتے ہیں ہاں اللہ تعالیٰ کے نور کے فیض اور سبب سے آپ کا نور بنا ہے۔

سُنی: جب آپ کے نزدیک محققین صحیح تسلیم نہیں کرتے تو بصورت تسلیم صحت۔ کہاں سے نکل آئی؟ آپ اور آپ کے بزرگ محققین کے شاگرد ہیں یا استاد ہیں آپ کو چاہئے کہ اس کا انکار کر کے آگے بڑھ جاتے یہ دوغلی پالیسی کیوں؟

دوسرا یہ کہ اثبات میں گنگوہی کا حوالہ دیا تھا جنہوں نے ذاتی نور تسلیم کیا تھا وہ عقیدہ گول کر گئے اس کا جواب کہاں گیا جس پر شرک کا فتویٰ ہے۔

وہابی نے صفحہ ۷ پر لکھا کہ اللہ تعالیٰ کا نور حضور (ﷺ) کے وجود کا مادہ قرار پائے تو یہ قطعاً باطل وسراسر مردود ہے۔

سُنی: عوام الناس دیکھ لیں کہ اس کے بعد وہابی نے تھانوی کا عقیدہ لکھا بس ظاہراً اس نور کے فیض سے کوئی مادہ بنایا گیا۔ (تھانوی نشر الطیب)

یہی وہ گھن چکر ہے جس کو باطل ومردود کہا تھانوی کی عبارت سے خود ہی نقل کر دیا اب اسکو الگ کرنے کی ناکام کوشش کی۔

وہابی نے صفحہ ۸ پر اہلسنت بریلوی کے حوالے نقل کئے جس میں نوری مادہ کا ذکر ہے پھر لکھا کہ ہم اسکو کفر وشرک کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ذاتی نور حضور (ﷺ) کے نور مخلوق کا مادہ ہو۔

سُنی: پہلے جس کو باطل ومردود کہا وہ تھانوی کی عبارت میں ہے اب جس کو کفر وشرک کہا وہ گنگوہی کہ امداد السلوک میں ہے کہ حضور (ﷺ) نور ہیں اللہ نے نور فرمایا آیت " قد جاء کم من اللہ نور " سے مراد قرآن نہیں بلکہ حضور (ﷺ) ہیں۔ آپ کا سایہ نہ تھا۔ حضور (ﷺ) اپنی ذات اور خالص نور۔

ہم سے غیروں سے پچھ دربان سے پچھ

صفحہ ۱۰ پر وہابی نے لکھا کہ غرضیکہ جس چیز کو ہم کفر وشرک کہتے ہیں اس کا اثبات بفضلہٖ تعالیٰ ہماری کسی کتاب سے نہیں ہوسکتا نہ ازالۃ سے اور نہ کسی اور سے۔

سُنی: آنکھیں کھول کر پڑھ لو جس کو تم نے باطل کہا وہ تھانوی کا عقیدہ نکل آیا جس کو تم نے کفر وشرک کہا وہ گنگوہی کا عقیدہ نکل آیا تمہاری کتابوں سے بلکہ تمہارے قلم سے بفضلہٖ تعالیٰ ہم نے باطل وکفر وشرک ہونا ثابت کر دیا۔

ادھر آ پیارے ہنر آزمائیں
تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں

جب تک یہ وہابی اپنے اکابرین کو دومنہ والا فتویٰ درست کر کے ایک منہ ایک زبان نہ

بنا لے اس وقت تک اس کے فتوے اس کے منہ پر مارے جائیں گے۔

صفحہ ۸ پر وہابی نے لکھا کہ ہم اسے اولیائے کرام کے پیش نظر مانتے ہیں نرا دجل اور خالص افتراء و بہتان ہے۔

اور صفحہ ۹ پر وہابی نے لکھا ہے کہ اولیائے کرام کے متعلق۔ بسا اوقات لوح محفوظ کا عکس ان کے قلوب پر پڑتا ہے اور وہ غیب پر مطلع ہو جاتے ہیں۔

قارئینِ کرام یہ دونوں عبارتیں اس وہابی کی ہیں جس کی کئی زبانیں ہیں اور اپنے لئے نرا دجل خالص افتراء و بہتان خود لکھے ہیں دونوں ننگی تصویریں آپ کے سامنے ہیں۔ اسی صفحہ پر ہے کہ ہم اولیاے کرام کو تصرف فی الکائنات اور تصرف فی الاکوان بھی تسلیم کر چکے ہیں یہ بھی خالص دجل اور تلبیس ہے۔ اور آگے کی سطر میں ہے کہ، ازالۃ الریب صفحہ نمبر ۱۵۱ اور صفحہ نمبر ۱۵۲ میں علامہ ابن خلدون کے حوالے سے یہ لکھا کہ ''اولیاء کرام سے کرامات کے ذریعہ تصرف فی الکائنات اور تصرف فی الاکوان صادر ہوتے ہیں۔ الخ۔

یہاں بھی خالص دجل و تبلیس اسی وہابی کی اپنے قلم سے ثابت ہوئی ہے کیا کسی شریف انسان کی ایسی حرکت دیکھی ہے کسی نے۔

ارے کوڑھ مغز! جب تو مانتا ہی نہیں تو ابن خلدون کو حوالہ تسلیم کر کے کیوں لکھا؟ کیوں دجل و تبلیس کا مظاہرہ کیا۔

قضائے مبرم و معلق۔ تصرف فی الکائنات وغیرہ توحید و رسالت کتاب گلدستہ دیا گیا ہے اور اس وہابی کی جہالت کے تمام پردوں کو پھاڑ کر رکھ دیا ہے۔ جس کا جواب اس پر قرض ہے اگر یہ مر گیا تو اسکی اولاد یا شاگرد قرض ضرور اتاریں۔ الصوارم ہندیہ میں مقدمہ علامہ عبدالحکیم شاہجہاں پوری علیہ الرحمۃ کا جواب اس پر قرض ہے اس کے علاوہ ہم نے اس کے خط لکھا اس کے مفتی نے جواب دیا مختصر پھر ہم نے دوسرا خط لکھا اس کے بعد عوام اندازہ لگا لیں کہ اس کی کتاب کے شروع میں ہی یہ حال ہے آخر تک کیا حال ہوگا یہ اس کے پیش لفظ ہیں اور اس کا جواب بلکہ منہ توڑ جواب بہتر ہوگا۔

صفحہ نمبر ۱۰ پر لکھا ہے کہ مبلغ دس ہزار روپے کا خالص جاہلانہ چیلنج ہم سردست بذریعہ عدالت رقم وصول کرنے کا حق محفوظ رکھتے ہیں۔

سُنی: واقعہ یہ سرفراز کا کام ہے چیلنج کو خالص جاہلانہ بھی کہا اور اس کو وصول کرنے کا حق محفوظ بھی رکھا پھر یہ تو عدالت کے پاس جاہلوں کی امانت ہے لینا نہ بھولنا۔ اب جس بات پر چیلنج دیا تھا وہ یہ ہے کہ باقرار اکابر فریق مخالف۔ حضور (ﷺ) کو ۶ ھ تک اپنی نجات وفلاح کو علم نہ تھا تو ہم نے ان پر کیا افتراء باندھا۔ صفحہ ۱۱

سُنی: یہی تو افتراء باندھا جس کا ثبوت مانگا وہ پیش نہ کر سکے اور جھوٹ کی لعنت کا طوق اپنے گلے میں ڈال کر جھوم رہے ہیں۔

وہابی نے جو جھوٹ بولا اس کا ثبوت تو نہ دکھا سکے البتہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کا حوالہ دیا۔ جس میں وہابی کا افتراء نہیں مناظر اعظم کا حوالہ دیا۔ تمہارا اس آیت کو حجت کے واسطے پیش کرنا درست نہیں کیونکہ یہ منسوخ ہے۔

تیسرا حوالہ حکیم الامت مفتی صاحب کا دیا کہ یہ منسوخ ہے۔

چوتھا حوالہ صدر الافاضل کا دیا۔

پانچواں حوالہ اثبات علم الغیب کا دیا۔

سرفراز بتائے کہ افتراء کے مذکورہ الفاظ کہاں ہیں جو اس نے جھوٹ بولا تھا یہ وہ ہیں جن کا عقیدہ ہے اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے۔ معاذ اللہ

تو پھر دیوبندیوں کا یہ حال سب کے سامنے ہے وہابی پر لازم ہے کہ جھوٹ سے توبہ کرے اور یہ وظیفہ پڑھے کہ " لعنة الله علیٰ الکذ بین"

ازالہ کے صفحہ نمبر ۲۷۸ پر آیت سے نفی علم غیب پر اعتراض کیا تھا وہابی نے۔ "قل کنت بدعاً من الرسل وما ادری مایفصل بی ولا بکم. الایة . آپ کو ان کا علم اور درایت نہ تھی اور صفحہ نمبر ۲۷۹ پر اس کے منسوخ ہونے سے انکار کیا لکھا کہ اس کو منسوخ قرار دینا اور اس کے نسخ کا دعویٰ بچند وجوہ اس میں کلام ہے اول یہ آیت کریمہ ہے اور خبر

میں نسخ جائز نہیں ابن کثیر کا حوالہ دیا۔

سُنّی: مفسرین کرام خبر میں نسخ کے قایل ہیں جن میں تفسیر کبیر۔ درِ منثور۔ تفسیر الوسعود، ابن کثیر اور تفسیرات احمدیہ وغیرہ میں ہے بلکہ حضرت ابن عباس حضرت عکرمہ حضرت انس بن مالک حضرت حسن حضرت قتادہ رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

حیرت انگیز دھوکہ یہ کہ خود بھی صفحہ ۲۷۹ پر لکھا کہ آیت کے منسوخ ہونے کے متعلق بعض مفسرین کرام ان دعویٰ کیا ہے اب کوئی بتلائی کہ بتائیں کیا۔

اس آیت کریمہ کے دو معقول جواب دیئے جاچکے تھے اہلسنت کی طرف سے ا۔یہ ہمارے علم غیب کے دعوے کے خلاف نہیں اور نہ تم کو کچھ مفید کہ نزول قرآن کی تکمیل تک دعویٰ ہے اور اس آیت کے بعد قرآن کریم نازل ہوتا رہا۔ وہابی کو چاہیے تھا کہ ہمارا دعویٰ بار بار پڑھ لے کہ جو جاء الحق میں اثبات علم الغیب میں دیگر کتابوں میں بھی ہے۔ جب وہ دعویٰ ہی سمجھنے سے قاصر ہے تو دلیل کس بات میں دے رہا ہے۔

جو جو اردو عبارت میں دعویٰ سمجھ نہ سکے وہ دوسروں کو کیا سمجھائے گا۔

۲۔ اس میں علم کی نفی نہیں بلکہ درایت کی نفی ہے اب اس میں وہابی درایت کا معنیٰ سکھانے کو تیار ہیں۔ آئے ہماری شاگردی کرے کیونکہ اس نے ساری عمر بھاڑ جھونکا ہے اگر علم حاصل کر لیتا تو یہ دن نہ دیکھنے پڑتے۔

ازلۃ کی صفائی میں اظہار العیب لکھی ہے مگر یہ تو رد ہے ازلۃ کا اور وہ جو دلائل جو ہمارے اکابرین کے ہیں اظہار میں تسلیم کر لئے۔ نسخ کی بات بھی گول کر گئے اور وہی جھوٹ دہراتے رہے کہ نجات کا علم نہ تھا۔

وجہ دہرانے کی وہی کہ اللہ جھوٹ بول سکتا ہے تو وہابیوں پر جھوٹ بولنا لازم ہوگا۔

جو اللہ تعالیٰ پر افتراء وعیب لگانے سے نہ چوکے وہ ہم کو کسی بھی بھتان لگانے سے کیسے باز رہ سکتے ہیں۔ وہابی نے ازلۃ میں۔ ما یفعل بی۔ والی آیت میں لکھا کہ جو واقعات جناب رسول اللہ (ﷺ) سے اور قوم سے پیش آنے تھے آپکو علم و درایت نہ تھی۔ الخ

یہاں وہابی نے واقعات کا لفظ لکھا جبکہ دیوبندیوں کی کتاب میں ہے اس آیت کو پیش کرتے وقت وہ یہ مفہوم پیش نہیں کرتے ہیں کہ حضور (ﷺ) کو اپنی مغفرت کا علم نہ تھا یا اپنا حال معلوم نہ تھا کہ اللہ کیا کرے گا (معاذ اللہ)

اب اپنوں کی بات ہم پر تھوپ رہے ہیں شرم نہیں آتی۔ پھر اس وہابی نے آگے چل کر بحث سے خارج موضوع کو اٹھایا اور تراجم اعلیٰ حضرت کو غلط ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی جس کو جواب ہم دے رہے ہیں وہابی کی نسلیں یاد رکھیں گی واقعی کوئی مرد میدان میں ملا تھا۔

صفحہ نمبر ۱۱۸ اظہار میں بھی یہی بات کی سورہ توبہ آخری ہے۔

سُنّی: اثبات میں وہابی سے حوالہ طلب کیا تھا کہ آخری آیت ہونا ثابت کردو۔ جھگڑا ختم مگر اس کوڑی مغز کو کیسے سمجھائیں جو الٹا ہم سے دلیل طلب کر رہا ہے کہ اس کے بعد آیت کریمہ یا خبر متواتر کا حوالہ درکار ہے چلو تم اپنے آری سورت کے حوالے سے دستبردار ہو جاؤ ہم ثبوت دکھاتے ہیں جب تم آخری سورت مانتے ہو تو اب کس کا حوالہ درکار ہے؟ حالانکہ اثبات میں حوالہ دے دیا مگر کتے کی دم ٹیڑھی ہی رہی۔ اس وہابی نے انگریز کا مقولہ پکڑ لیا کہ اتنا جھوٹ بولو کہ سچ لگنے لگے۔

اسی صفحہ ۱۸ پر وہ بات لکھی جس کا ہم پر بہتان باندھا تھا حضور (ﷺ) کو اپنی مغفرت۔ بخشش۔ نجات اور اخروی فلاح کا علم نہ تھا۔

ہم نے لکھا تھا کہ دیوبندی کہتے ہیں ثبوت مل گیا دوسری بات یہ کہ اس کتاب میں ہی اتنا تضاد ہے کہ دوسروں کے حوالے تلاش کرنے میں وقت نہیں۔

ازالۃ میں جھوٹ کی تعداد سو (۱۰۰) ہے۔ اظہار میں دو سو ہے۔ اپنے جھوٹ سے ایک ایک کر کے توبہ کرتے جاؤ اور جھوٹ لیتے جاؤ۔ ہاں تو بات تھی تراجم کی۔ اس وہابی کو معلوم ہونا چاہئے کہ دیوبندی تراجم میں ۲۵۰ آیت کے غلط ترجمے ہوئے جب چاہے طبع آزمائی کرلے اور درست ترجمہ کی شرط پر بات کرلے۔

وہابی نے اظہار کے صفحہ ۱۹ پر خان صاحب کا "لیغفر لک اللہ ماتقدم من

ذنبک وما تاخر" کا معنی کرنا تا کہ اللہ بخش دے تمہارے واسطے سے سب اگلے پچھلے گناہ یا یہ کہ تا کہ اللہ تمہارے سب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں کے اور تمہارے پچھلوں کے۔ یقیناً غلط بلکہ معنوی تحریف ہے۔

اس میں چار اعتراض کیے ہیں وہابی نے ہم اس کا جواب عرض کرتے ہیں ترتیب وار۔ اکا جواب دینے سے پہلے ہم بنیادی عقیدہ کا اجتماعی متفقہ اہلسنت کا بتادیں کہ انبیاء علیہم السلام معصوم ہیں اور بالخصوص ہمارے آقا معصومین کے سردار ہیں اور گناہ۔ جرم خطاء۔ خلاف اولیٰ۔ ناپسندیدہ۔ نامناسب کام سے معصوم عن الخطاء ہیں۔ اب کسی کا بھی ترجمہ۔ تفسیر۔ معنیٰ۔ مفہوم۔ الفاظ۔ عصمت کے خلاف ہوا تو اس کو رد کریں گے۔ یا اسکی تاویل کریں گے۔ یا غیر معصوم کی بھول سامح سمجھ کر درست معنیٰ کی طرف پھیر دیں گے ہر ممکن کوشش کر کے انبیاء علیہم کو غلط مطلب و معنیٰ والفاظ سے الگ کر دیں گے چاہے کوئی بھی ہو ہم اپنے پرائے کا فرق نہیں کرتے جیسے دیوبندی اپنوں کے خلاف فتویٰ دینے سے راہ فرار اختیار کرتے ہیں بے جا تاویلیں کرتے ہیں اگر بغیر نام لئے ان کے مولوی کی عبارت پر کفر کا فتویٰ دے دیا تھا اور بعد میں پتا چلا کہ یہ تو اپنے ہیں اب فتویٰ واپس لیتے ہیں یا تاویلوں کا چکر چلا کر اپنے مولوی کو بچانے کی خاطر سو جھوٹ بول جاتے ہیں اب سرفراز بتائے کہ وہ معصوم مانتا ہے انبیاء علیہم السلام کو یا نہیں۔ اگر مانتا ہے تو زبان سے تو پھر اعتراض کیوں کرتا ہے؟ کیونکہ معصوم کی ضد ہے گناہ تو یہ جمع ضد ہے جو محال ناممکن ہے یعنی معصوم ہے گناہ گار نہیں اور گناہ گار ہے تو معصوم نہیں ہو سکتا اور گناہ کی نسبت کرنے سے نبوت بھی مشکوک ہو جاتی ہے تو ختم نبوت کا منکر بھی کہلائیگا۔

مزید تفصیل کے لئے عقائد کی کتب دیکھ سکتے ہیں۔

جواب: ا۔ وہابی نے غلط بلکہ معنوی تحریف لکھا ہے اس کی دلیل کوئی بھی نہ دے سکا نہ دے سکتا ہے چاروں اعتراض قیاسی ہیں بلکہ لایعنی ہیں لکھتا ہے کہ یہ مغفرت آپکے واسطے سے ہوئی یعنی مغفرت کا تعلق آپکی ذات سے نہیں بلکہ آپ (ﷺ) کے واسطے سے

دوسروں کی مغفرت ہوئی۔

وہابی پہلے طے کرلے کہ حضور (ﷺ) کا واسطہ ہے یا نہیں؟ امت کی مغفرت میں بھی واسطہ سبب حضور (ﷺ) ہیں یا نہیں پھر بریکٹ میں لکھا کہ (آپ کی اتباع وشفاعت سے دوسروں کی مغفرت محل نزاع نہیں) جس کو محل نزاع نہیں کہہ رہے ہو اصل تو نزاع کا حل یہی ہے بس اس وہابی سے یہ پوچھنا ہے کہ امت کی مغفرت کے لئے قرآن کریم سے آیت پڑھو آخر اسی سورۂ فتح کی آیت سے ثبوت دوگے یا کسی اور آیت سے۔

اگر کوئی اور آیت ہے تو واسطہ وسیلہ سبب حضور (ﷺ) ہونگے تو یہاں مان لینے میں موت کیوں آتی ہے۔ اول اعتراض وہابی کا یہ کہ جب آپ کے واسطے سے حضرات (صحابہ کرام وامت) کی مغفرت لیغفر لک سے ہوگئی تو حضرات صحابہ کرام نے اہل لسان ہوکر اس سے یہ کیسے سمجھا کہ یہ تو آپ کے لئے ہے ہمارے لئے کیا ہے؟

جواب سنی کا: ایک یہ کہ وہابی نے اپنے مولویوں کا ترجمہ پیش نہیں کیا وہ ہم آگے چل کر عرض کریں گے انشاء اللہ اس اعتراض سے اس کا عقیدہ معلوم ہوگیا کہ وہ گناہ کی مغفرت حضور (ﷺ) کے لئے مانتا ہے معاذ اللہ۔

اس لئے اس صفحہ نمبر ۱۵ پر اظہار کے گناہ معاف کرنا لکھا ہے جس حدیث کے تحت وہابی نے یہ اعتراض کیا وہ مسند احمد میں ہے اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جس میں یہ راوی ہیں " حدثنا عبد بن حمید نا عبدالرزاق عن مصمر عن قتادہ عن انس۔ عبدالرزاق کذاب راوی ہے وانہ لکذاب۔

(تہذیب التہذیب صفحہ نمبر ۳۱۴)

دوسرا مصمر کی قتادہ سے روایت مردود ہے ایضاً

تیسرا قتادہ ہے امام یحیٰ بن معین کہتے ہیں کہ قتادہ سے روایت قطعاً نہ مانو۔ ایضاً اور معمر خود بھی ضعیف راوی ہیں ایضاً۔

جواب نمبر ۲: ایسی روایت سے استدلال کرتے ہو شرم کرو مسئلہ فضائل کا نہیں عقائد کا ہے۔

اعتراض دوئم وہابی کا:

یہ کہ حضرت صحابہ کرام نے آپ کو مبارک کیوں دی " هنيالک يارسول الله تعدبين الله لک ماذايفعل بک. الخ۔ اس سے صاف عیاں ہے کہ جملہ آپ کی ذات سے متعلق ہے نہ کہ دوسروں سے۔

سُنّی کا جواب: اے قارئین کرام آپ نے دوسرا اعتراض پڑھ لیا جس سے شرفراز کھل کر سامنے آ گئے علم غیب کے منکر ہونے کے ساتھ منکر عصمت النبی بن گئے۔

اس کو جواب ایک تو پہلے والے اعتراض کے جواب میں ہو گیا دوسرا یہ کہ ایسی حدیث عصمت النبی کے اجماعی عقیدہ کے مقابلہ میں قبول نہیں۔

جواب سوم: صحابہ نے جو سخت غم میں تھے۔ لخالطهم الكابة والحزن۔ اور دوسرا هنيأ مريأ آپ کو مبارک باد دی۔ اب سورۃ فتح کی یہ دو آیات نازل ہوئی اسی مسند کے حوالے سے فتح مکہ اور آیت مغفرت اب وہابی پوچھتا ہے مبارک باد کیوں دی یعنی کس لئے دی تو صاف ظاہر ہے فتح مکہ کی مبارک دی جس سے ان کا غم دور ہو گیا اس لئے صحابہ کرام نے مبارک دی۔

وہابی بتائے کہ صحابہ کرام کو غم مکہ معظمہ میں داخل نہ ہونا اور کعبہ کے طواف نہ کرنے کا تھا؟ یا حضور (ﷺ) کے گناہ معاذ اللہ معاف نہ ہونے کا تھا؟

جواب دے گستاخ!!!!!

جواب چہارم: وہ صحابہ کرام سوچ بھی نہیں سکتے کہ گناہ کی مغفرت وہ بھی حضور (ﷺ) کے لئے معاذ اللہ ارے وہ صحابی تھے وہابی نہیں تھے۔

بخاری شریف میں اس آیت کے بعد حدیث ہے کہ صحابہ کرام نے مبارک باد دی اور مایفعل بنا کا ذکر تک نہیں کیا۔

جواب پنجم: دوسری روایت بخاری میں ہے نزول اسی آیت کے متعلق حضرت انس سے روایت ہے " انا فتحنا لک فتح مبينا قال الحديبيه قال اصحابه هنياً مريئاً

فمالنا فانز الله ليد خل المئو منين و المئو منات جنات.

معلوم ہوگیا کہ صحابہ نے فتح مکہ کی بشارت کی مبارک باد دی اور اپنے لئے سوال بھی کیا اس لیغفر لک الله الخ کا ذکر نہیں کیا تا کہ فما یفعل بک سے حضور (ﷺ) کے معانی سمجھنے کا صحابہ پر الزام لگایا جاسکے۔

جواب ششم: بخاری کی روایت سے دونوں آیتیں نازل ہوئیں صحابہ کے سوال فما یفعل نبا کے بعد صحابہ کی مغفرت اور دخول جنت کی نوید کے لئے ہے۔

جواب ہفتم: اور آیت لیغفر لک الله کے۔ صحابہ کے سوال سے پہلے ہونے کا معمر کا وہم اور قتادہ کا تدلیس واختلاط ہے۔ اگر اسی طرح ان سب روایتوں کو جمع کریں کسی میں کچھ تو ان غیر معصوم می تضاد والی بنیاد پر، ہم سرکار دو عالم نور مجسم نبی غیب داں خلقت مبرأ من کل عیب کی عصمت کو قربان نہیں کر سکتے یہ گستاخوں کو مبارک ہو چاہے کسے باشد۔

جواب ہشتم: وہابی کا یہ کہنا یہ جملہ آپ ہی کی ذات سے متعلق ہے آئے مرد میدان بنے تمام زندہ مردہ جماعت والوں کو جمع کرلے مناظرہ و مباہلہ کرلے اگر سامنے کی ہمت نہیں تو گھر بیٹھ کر تحریری بات کرلے لائے وہ تفاسیر دنیا بھر کی اور اجماعی عقیدہ متفقہ اہلسنت کے مقابلے میں حقیقی گناہ کی نسبت کر کے دکھائے اس کے بعد اپنا مسلمان ہونا ثابت کردے۔ منہ مانگا انعام حاصل کرے۔

جواب نہم: وہابی نے اپنے خلاف لکھ کر اپنے منہ پر تھوک لیا۔ اظہار کے صفحہ نمبر ۱۱ اور ازلۃ کے صفحہ نمبر ۲۸۲ پر آپ کے نزدیک عطاء نبوت کے دن سے ہیں یہ نجات کا علم حاصل ہے اب بتاؤ یہ اعتراض نفی علم غیب کے لئے ہے تو ڈوب مرو چلو بھر پانی میں اور اگر اعتراض اثبات گناہ کے لیے ہے تو معاذ اللہ تو جھوٹ سے اور عصمت کے انکار کی وجہ سے تجدید ایمان کرلو اور توبہ کرو۔

جواب دہم: خود تم نے ماکان وما یکون مانا صفحہ نمبر ۶ اظہار پر حدیبیہ کا واقعہ بھی ماکان وما یکون میں داخل ہے اگر نہیں تو توبہ کرلو پھر اعتراض کرو۔ سرم۔ اعتراض وہابی کا۔ جب

اس سے صحابہ کرام اور امت کی مغفرت ثابت ہے تو پھر آگے لیدخل المومنین الایۃ کے اترنے کی کیا ضرورت تھی کیونکہ ان کی مغفرت تو لیغفر لک اللہ میں پہلے ہی آ گئی تھی تو تحصیل سے کیا فائدہ؟!!!!

سُنی کا جواب نمبر۱: یہ اعتراض کر کے تم نے سابقہ اعتراض پر پانی پھیر دیا کاش صرف یہی ایک اعتراض کر لیتے کم از کم اس اعتراض میں حضور (ﷺ) کی عصمت تو برقرار ہے اور یہی اعلیٰ حضرت کے ترجمہ کی خوبی ہے کہ آخر مان گئے کہ امت کی مغفرت ثابت ہے صرف یہ فائدہ بتاتا ہے تحصیل حاصل کا۔

جواب نمبر۲: اس میں یہ بھی مان گئے کہ لیدخل والی آیت کے الفاظ الگ یا بعد میں نہیں بلکہ لیغفر لک اللہ کے آگے نازل ہوئی یعنی ساتھ ہی اتری سند اور دیکھو۔ عسی ربکم ان یکفر عنکم سیاتکم وید خلکم جنت تجری من تحتھا الانھار.

(پارہ ۲۸ سورۃ مریم)

تکفیر سیات سے مراد مغفرت ہے اور دوبارہ ذکر دخول جنت مذکور ہے۔

اور صراحتاً لفظ یغفر کے بعد مکرراً ولید خلکم پڑھ لو۔ یغفر لکم ذنوبکم ولید خلکم جنت تجری من الخ (سورۃ صف)

جیسے یہاں فائدہ ویسے وہاں فائدہ اب تو تسلی ہو گئی۔

عقلمند کو اشارہ کافی ہے
بیوقوف کو دفتر بھی بیکار

چوتھا اعتراض وہابی کا اگر لیغفر لک اللہ تعالیٰ صحابہ کرام و امت سے ہے تو پھر یہ وما ادری مایفعل بی کا ناسخ کیسے ہوا پہلے جملے کا تعلق تو رب کی ذات سے ہے اور اگلے جملے کا تعلق حضرات صحابہ کرام و امت سے ہے تو موضوع و محل تو ایک نہ رہا پھر ناسخ و منسوخ ہونے کا کیا سوال؟

سُنی کا جواب نمبر۱: اس ایک سوال میں وہابی نے کئی سوال کر دیئے خیر عرض ہے کہ لیغفر

لک اللہ کا مطلب تو سمجھ لیا وہابی نے اب وما ادری ما یفعل بی کا ناسخ کیسے ہوا یہ بتانا ہے اور اس کا پہلے جملے کا تعلق آپ سے اور آگے کے جملہ کا تعلق حضرات صحابہ کرام اور امت سے ہے تو موضوع محل تو ایک نہ رہا بس یہ سمجھانا ہے۔

وہابی کے سوال میں عاجزی صاف نظر آرہی ہے کہ علم سے کورے بچے کی طرح مشکل سوال کا جواب پوچھ رہے ہیں چلو شاگردنہ سہی سائل تو بن گئے ادری کے الفاظ کے معنی ومفہوم اثبات میں دے دیا تھا مگر وہ اہل علم کے اور اہل ایمان کے لئے تھا بے علم و بے ایمان کیسے سمجھ سکتا ہے وہ ایک رٹ طوطے کی طرح لگاتا ہے کہ علم اور درایت کا ایک ہی معنی آؤ تم کو سکھا دیں کہ قرآنی فہم اہل ایمان کو ہے ما یفعل بی ولا بکم سے پہلے آیت ہے ام یقولون افتراہ۔

کفار کا اعتراض اپنی طرف سے قرآن بنا کر پیش کرنے کا تھا اور ما یفعل بی ولا بکم کے آگے ہے ان اتبع الا ما یوحیٰ الیّ (میں اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتا جو کہتا ہوں وحی الہی سے ہے)

اب سیاق وسباق جو قرآن کے اصول میں تفاسیر کرنے میں سنہری طریقہ ہے دیگر طریقوں میں امید ہے کہ مسئلہ ہو گیا ہوگا۔

جواب نمبر۲: اس وہابی کو اب یہ بھی بتا دیں کہ ہر نبی کو اپنے اور اپنے صحابہ کے اخروی انجام کا یقینی علم ہونا ضروریات دین میں سے ہے۔

جواب نمبر۳: وہابی کے بقول ۲ھ اور ۱۹ سال اپنی نجات کا علم نہ ہونا بتانا اور بار بار خوش ہو کر اس بات کو دہرانا بالکل مشرکین و کفار کے الفاظ کہہ کر ان سے اپنا قارورہ ملانا کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے اور خاص طور سے منافقین کے علم کا انکار ثابت کرنا حیرت انگیز مطابقت ہے۔ ارے وہابی جو آقائے کل (ﷺ) چودہ سو سال کے بعد نجدی وہابی منافق کا علم رکھتے ہیں ان کے سامنے منافق کیسے چھپ سکتے ہیں تفاسیر میں منافق کی بات موجود ہے کہ حضور (ﷺ) کو غیب کی کیا خبر۔

بالکل اسی طرح اسمٰعیل دہلوی کے الفاظ تقویۃ الایمان میں ہیں۔ صاف چھپتے بھی سامنے آتے بھی نہیں غرض یہ کہ اگر تم علم کو ہی مان لو تو ذاتی علم کی نفی مان لو مگر تم نے نہ مانوں کی گولی کھا رکھی ہے۔

جواب نمبر ۴: اگر اب بھی نفی کرو تو پھر ماکان وما یکون کے الفاظ کا دھوکہ تسلیم کر کے توبہ کرو جس کو تم مان چکے ہو مگر تم نے کلی توڑنے کی قسم کھائی ہے چاہے قرآن کا انکار ہے جھوٹ بولو فرار کرو منافقین سے مطابقت جوڑ رکھی ہے۔

نہ ہم سمجھے کوئی بات نہ تم آئے کہیں سے
پسینہ پونچھئے اپنی جبیں کا

جواب نمبر ۵: ناسخ ومنسوخ کے بارے میں حیرت کرنا ایسا لگتا ہے کہ یہ علم بھی اپنے استادوں سے نہیں پڑھا جب ہی تو ایسے سوال کر رہے ہو قرآن کریم میں بیشمار ناسخ ومنسوخ ہیں اور اس میں بے شمار حکمتیں ہیں اب کیا ساری بیان کریں تو وقت لگے گا۔ بار بار ۶ھ تک آپ کو نجات کا علم نہ تھا وہابی کا کہنا مشرکین کی روایات کو زندہ رکھنا کیا معنی ہے؟ اور جہالت اور حماقت تو دیکھو کاش اس کی اولاد ہی اس کو سمجھائے کہ مخالف کا دعویٰ بار بار پڑھو اور غور کرو کس سے کلی علم غیب کی توڑنے کی کوشش کر رہے ہو جہاں ابھی تک تکمیل قرآن باقی ہے کبھی کہتے ہو آخری سورت سے کلی ٹوٹ گئی کبھی اس سے کہتے ہو ما یفعل بی ولا بکم کلی ٹوٹ گئی پہلے ان دنوں میں سے ایک کا فیصلہ کرو دوسرے سے توبہ کرو۔

اب اس وہابی کا کوئی شاگرد اس کو سمجھائے جناب حضرت صاحب آخری آیت پیش کردو متفقہ تب کلی ٹوٹ سکتی ہے ورنہ قیامت تک تمہاری نسلیں ہمارا دعویٰ سامنے رکھ کر کلی توڑ نہیں سکتا۔

این خیال است ومحال است وجنوں

حقیقت یہ کہ وہابی کی کتابوں سے اب کلی علم غیب عطائی کے دلائل سامنے آ رہے ہیں جیسے اس وہابی نے ماکان وما یکون مان لیا اور المھند میں ۲۴ دیوبندی اکابرین نے علم

الاولین والاخرین تسلیم کرلیا۔

ہم اس جواب پر اکتفاء کرتے ہیں ان ۲۰ صفحات میں قلا بازیاں وہابی نے کھائی ان کے منہ توڑ جوابات پیش کر دیا ہے اور انبیاء کی عصمت سے متعلق جو ٹھوکر کھائی اس کا معقول جواب پیش کر دیا اگر یہ وہابی یا اسکی اولاد جواب دو اپنا تضاد ضرور دور کرے جھوٹ سے توبہ کرے اتفاق دیکھیں کہ صفحہ نمبر ۲۰ تک ہو دفعہ حضور (ﷺ) کی مغفرت وہ بوجہ گناہ کے معاذ اللہ لکھی ہے بیس دفعہ جھوٹ وہ بھی حضور (ﷺ) کے متعلق حدیث ہے جو مجھ پر جھوٹ باندھے وہ جہنمی ہے اب رئیس الحریف جھوٹے اور منکر عصمت بن گئے اور اپنے کفر وشرک کی گھڑی سر پر پہلے ہی موجود تھی اب پاؤں تک منافقین کے درجہ میں آگئے (مبارک ہو)۔

باب اول بجواب اول

صفحہ نمبر ۲۱ سے شروع ہوا جس میں اہلسنت کا دعویٰ اور چند دلائل نقل کئے اور صفحہ نمبر ۲۴ پر عطائی علم کی تکمیل نزول قرآن کی تکمیل کے ساتھ ہوئی۔

پھر وہابی اعتراض کرتا ہے سورہ نحل کو نزول نمبر ۷۰ ہے اس کے بعد ۴۴ سورتیں نازل ہوئیں تو یہ کیسے ممکن ہو کہ دعویٰ جمیع ما کان وما یکون کے علم حاصل ہونے کا اور دلیل سورہ نحل۔

سُنی کا جواب: پاگل پن کی حد کردی وہابی نے خود دعویٰ کے خلاف سوال کر رہا ہے جس سے اسکی عقل ماؤف ہونے کا ثبوت ہے۔

جواب نمبر ۲: بلاوجہ اپنے ثبوت دینے کے بجائے مسئلہ الجھا رہا ہے اس کو دلیل پیش کرنا تھی آخری آیات متفقہ اور حدیث متواترہ جس میں نفی علم غیب عطائی کی قطعی ہو مگر یہ ادھر ادھر قلا بازیاں کھا رہا ہے آخر کیوں؟

جواب نمبر ۳: یہ اعتراض اس کے اپنے اوپر ہو گیا کہ ما کان وما یکون اس نے تسلیم کیا ہے وہ سورہ بتائے اس کے بعد کتنی سورتیں نازل ہوئیں جواب دے؟ صفحہ نمبر ۲۵ پر اپنی ساری محنت برباد کردی اس کے متعلق لکھا جو آیت ہے۔

وہابی نے لکھا ہے کہ اس سے قرآن کریم کا بتیانا لکل شئی ہونا ثابت ہے تو ان کا علمی واخلاقی فرض ہے کہ وہ قرات کی آخری سورت سے ہی مفعل روشن واضح ثبوت پیش کریں۔

اس کی اولاد اس کو سمجھائے کہ مخالف کا دعویٰ آخری سورت کا نہیں بلکہ قرآن کریم کی تکمیل کا ہے جس کو وہابی نے کئی مرتبہ نقل بھی کیا ہے وہابی کو جماعت میں کسی کے پاس نفی کی دلیل نہیں تو اوچھی حرکتوں پر اتر آئے۔

ثانیاً: وہابی نے لکھا کہ اگر اس سے جمیع ما کان وما یکون کا علم ثابت ہے تو اس کے بعد بعض امور کے علم کی نفی کی آیات کیوں نازل ہوئیں جن کی تفصیل ازالہ میں ہے

سُنی: یہ اعتراض بھی پہلے اعتراض کی طرح الفاظ کی تبدیلی کے ساتھ کیا ہے اور اثبات علم الغیب کتاب میں بھرپور دلائل بلکہ منہ توڑ جواب دیا تھا اگر وہابی نے آنکھیں بند کر کے اثبات پڑھی تو اب آنکھیں کھول کر پڑھے ورنہ اپنی اولاد سے پڑھوائے اور کان لگا کر سنے۔

ثالثاً: وہابی لکھتا ہے لفظ کل کے بارے میں ازالہ میں صفحہ نمبر ۴۶۸ سے صفحہ نمبر ۴۷۶ تک ہم نے باحوالہ مفصل بحث کی ہے مگر مئولف اس سب بحث کو یہاں شیر مادر سمجھ کر ہضم کر گئے ہیں کسی ایک کا حوالہ بھی نہیں دیا اور نہ انشاء اللہ العزیز تا قیامت دے سکتے ہیں اور جہاں حشر بھی انشاء اللہ العزیز اپنی جگہ ملاحظہ کر لینا۔

سُنی: وہابی کو جھوٹ بولنے کا عالمی انعام ملنا چاہیے جن کا ذکر کیا صفحہ نمبر کا ان کا جواب اثبات علم غیب جلد نمبر ۲ باب نہم میں موجود ہے اور مفصل ومعقول جواب ہے وہابی پانچ ہزار جوتے کی شرط پر چوک گوجرانوالہ میں تیار ہو جائے تحریر کردو منظور ہے ہم ثبوت دکھاتے ہیں اگر نہ دکھا سکے تو اس کے برعکس ہم تیار ہیں بولو پھر جھوٹ پر جھوٹ قیامت تک جواب نہیں دے سکتے ہیں دنیا میں اس قابل نہ رہے شاید انکی اولاد جواب دے تو پھر ہم کو تیار پائے گا۔

رابعاً وہابی:۔ کل شئی سے مراد امور دین ہیں جیسا کہ ازالۃ صفحہ نمبر ۴۷۳ تا صفحہ نمبر ۴۷۶ میں کتب تفسیر کے حوالے سے یہ بات درج ہے جس کو مئولف مذکور نے یہاں بالکل ہضم کر.

گئے ہیں۔

سُنّی: قارئین دیکھ لیں پھر جھوٹ بولا ہے شاید یہ کتاب جھوٹ بولنے کے لئے لکھی وہ آخر عمر کے حصے میں نہ معلوم یہ جھوٹ کی تعلیم کس استاد نے سکھائی؟

مزید دھوکہ یہ کہ ازالۃ صفحہ نمبر ۴۷۳ اور صفحہ نمبر ۴۷۶

اس سے پہلے صفحہ نمبر ۴۶۸۔ صفحہ نمبر ۴۷۶ لکھے تھے اب اس کے درمیان کے صفحے نمبر لکھے ہیں اس صفحات کو سیاہ کرنا نمبر بڑھانا جھوٹ پھر دھوکہ کس کے لئے؟

ہم نے شیعہ مذہب کی کتاب میں دیکھا کہ جھوٹ بولنا عبادت ہے شاید وہابی کو اس عبادت میں......

وہابی کو چاہیے تھا کہ مؤلف کے اثبات علم الغیب کتاب کا نام دیکھا ہے اندر صفحات سادے تھے ایک جھوٹ سے کام ہو جاتا اظہار لکھنے کی ضرورت نہ تھی۔

آزاد کے والد نے وہابیوں کا علاج بتایا ہے وہ کامیاب علاج ہے تجربہ شرط ہے وہ کہتے ہیں کہ

وہابی بے حیاء ہیں یارو
تڑاتڑ جوتیاں تم ان کو مارو

خامساً وہابی: لفظ کل سے مراد ہے مؤلف کا اقرار بھی ہے کیونکہ دین کے علاوہ اور چیزوں کا ذکر ہی اس میں نہیں ہے اور بعض چیزیں تو قرآن کریم کی شان کے لائق بھی نہیں ہیں الخ۔

سُنّی: وہابی کا کل کے لفظ پر اعتراض کرنا اور اثبات کے بیشمار حوالے کو کوے کا قورمہ سمجھ کر ہضم کر دینا سبحان اللہ۔

جواب: ۲۔ لطف کی بات یہی کہ وہابی نے انکار کیا ہے مگر ازالۃ میں انکار کے ساتھ اقرار بھی ہے اب وہ تھوک کر چاٹ لے ازالہ کے صفحہ نمبر ۲۴۲ میں اور اثبات کے صفحہ نمبر ۲۷۲ میں ہے کہ اس کے ہزاروی صاحب نے لکھا تھا کہ ہٹ دھرمی کی انتہاء ہو گئی لفظ کل اور کلی اور شئی اور لفظ ہمہ کو استغراق مان لینے کے بعد علم کلی کا انکار کرتے ہیں۔

اس سوال کا جواب وہابی نہ دے سکے نہ دے سکتے ہیں جو اثبات میں یکا تھا۔ اور بعض چیزیں قرآن کی شان کے لائق نہیں وہابی بتائے وہ کونسی ہیں؟ کیا ان کا تعلق ان آیات کے مفہوم میں داخل نہیں؟

(۱)۔ قرآن میں ہر چیز کا بیان ہے۔

(۲)۔ ہر چھوٹی بڑی چیز کا ذکر ہے۔

(۳)۔ ہر خشک وتر کا بیان ہے۔

(۴)۔ اللہ تعالیٰ چھوٹی چیز کی مثال دیتا ہے۔

(۵)۔ ہم نے کتاب میں کوئی چیز نہ چھوڑی۔

(۶)۔ ہر شئی کا بیان ہے۔

(۷)۔ ہر چیز کی تفصیل ہے۔

اگر ایسی چیز پیش نہ کر سکے تو ان آیات کا انکار لازم آیا جو کفر ہے۔

جواب نمبر۳: شیطانی چکر سے بچنا، زنا سے، جھوٹ سے، غیبت سے، کفر سے، شرک سے، بدعت سے، ناجائز، حرام، مکروہ، ظلم، بے شرمی، بے غیرتی، ان سب سے بچنے کا حکم قرآن میں نہیں حساب لگاؤ کتنی آیات ہیں۔

ان میں کونسی چیز قرآن کے لائق ہے اور کونسی نہیں ان سب کے نام لکھو؟

یہ اور اسکی جماعت اتنے اندھے ہو گئے ہیں حضور (ﷺ) کے بغض میں (الامان الحفیظ)

سادساً: وہابی احتجاج بالعمومات کا کس نے انکار کیا ہے اور قرآن کے عمومات ہی سے حضرات صحابہ کرام سے تاہنوز مسلمان استدلال کرتے رہے اور کرتے رہے ہیں لفظ کل شئیٍ امور دین قواعد وضوابط میں عام ہے نہ کہ معاذ اللہ دنیوی امور سحر وسیما وغیرہ ناپاک علوم کے لئے جیسا کہ مؤلف مذکور کا باطل دعویٰ ہے۔

سُنی کا جواب: افسوس چند سطر پہلے ہی عموم کا انکار کیا اب کہتے ہو عمومات کا کس نے انکار کیا ہے وہ گوجرانوالہ میں شرفراز ہے جس نے انکار کیا ہے اور صحابہ کرام سے آج تک

مسلمان استدلال کررہے ہیں انکار کرنے والا وہابی ہے جو مسلمان کی فہرست میں نہیں ہے اور وہابی بھی وہ جس کو حسین احمد نے خبیثہ لکھا ہے شہاب ثاقب میں۔

قرآن کریم میں دنیوی امور موجود ہیں اور سحر کا ذکر بھی ہے اور وہابی اس کا انکار کررہا ہے کہ قرآن کے علوم کا مذاق اڑانا بہت جلد اس کا حشر دنیا اور آخرت میں مل جائے گا۔

سابعاً وہابی: لفظ عام کے قطعی ہونے کا کسی حنفی نے انکار نہ کیا نہ ہم کرتے ہیں لفظ عام شامل ہے ان میں قطعی ہے ایک حوالہ بھی ہمارے دعوے کے خلاف نہیں۔

سُنی: یہاں پھر عام کو تسلیم کیا اور اس کے قطعی تسلیم کرکے ہمارے دعویٰ کلی علم غیب کو تسلیم کرنا نہیں تو کوا کھانا مراد ہے حیرت ہے عموم کا انکار میں کتنے صفحات سیاہ کردیئے اور اب خود مانتے چلے جارہے ہیں۔

ثامناً وہابی: یہاں کل شیئ سے جمیع ما کان وما یکون کا علم ہرگز مراد نہیں ہو سکا الخ۔ یہاں ہرگز عموم مراد نہیں۔

سُنی: اس وہابی کی زبانیں کتنی ہیں یا بدلنے میں دیر نہیں لگتی اب پھر وہی راگ کہ عموم مراد نہیں ابھی اوپر لکھا صفحہ نمبر ۲۶ پر اور پلٹ گیا بوڑھا انسان یہ حرکتیں اس کی نسل کو برداشت کرنا پڑیں گی وہ ساری زندگی اس کے جھوٹ اور تضاد کو ہی ختم کرتے کرتے مرجائیں گے اور اس کا مقصد صرف اور صرف حضور ﷺ کے کلی علم غیب کی دلیل توڑنی ہے چاہے قرآن کریم کا انکار ہو حدیث کا ہو۔ بزرگوں کا ہو جھوٹ سے دھوکہ سے چاہے کروڑوں جھوٹ بولنے پڑیں۔

تاسعاً وہابی: حضرت امام شافعی ہر عام کو ظنی نہیں کہتے بلکہ اس کو عام ظنی کہتے ہیں جس میں خصوص کا احتمال ہو۔

سُنی: حیرت ہے ظنی ماننا کا انکار کرنا دلیل قطعی کی دیتا ہے اس حرکت سے شیطان کو خوش کرتا ہے شاید۔

عاشراً وہابی: مؤلف کا خانہ ساز قیاس الخ۔

ان کی مراد جمیع ما کان وما یکون ہو اور ان کے بے بنیاد دعوے کے مطابق یہی ان کی مراد ہے تو صغریٰ نہ نقلاً نہ عقلاً نقلاً اس لئے مسلم نہیں کہ حضور ﷺ نے حضرت معاذ بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گورنر بنا کر بھیجا اور فرمایا فیصلہ کیسے کرو گے؟ عرض کیا کتاب اللہ کے مطابق! فیصلہ کروں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ سنت میں بھی نہ پاؤ تو کیا کرو گے؟ عرض کیا کہ اپنی رائے کے ساتھ اجتہاد کے ساتھ قیاس کروں گا۔

اس روایت سے معلوم ہوا کہ ہر ہر مسئلہ قرآن کریم میں موجود نہیں ورنہ حضور ﷺ یہ نہ فرماتے کہ "فان لم تجد فی کتاب اللہ" اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ہر ہر مسئلہ سنت اور حدیث میں بھی صراحۃ مذکور نہیں یہ بھی ثابت ہوا کہ کوئی مسئلہ قرآن و حدیث میں نہ مل سکے تو رائے قیاس واجتہاد سے حل کیا جائے گا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مسئلہ میں فرمایا کہ میں کتاب وسنت میں تیرے لئے کچھ نہیں جانتا لوگوں سے پوچھوں گا مغیرہ ابن شعبہ نے حدیث راوی کا چھٹا حصہ بنتا تھا دلوایا۔

اس سے معلوم ہوا کہ ہر چیز قرآن کریم میں بیان نہیں کی گئی۔

سُنی: ہم نے تفصیل سے ہوابی کا موقف لکھا ہے اس میں اور بار بار جمیع ما کان وما یکون کے انکار کیلئے اس ایڑی چوٹی کا زور لگایا جبکہ خود ما کان وما یکون کا لفظ تسلیم کر چکا ہے پھر انکار کرتا ہے اور جمیع سے متعلق بھی مفہوم ما کان میں داخل ہے مگر شانِ مصطفیٰ ﷺ وہابیوں کو برداشت نہیں اب جو اس نے بات کی ہے جس سے قرآن کا انکار حدیث کا انکار لازم آتا ہے۔ ایسا ظلم کسی نے نہیں کیا اپنے اوپر اور اپنی اولاد اور شاگردوں پر اس کے الفاظ سے منکر حدیث یاد آگئے ایسا لگ رہا تھا کہ منکر حدیث اور منکر قرآن بول رہا ہے۔

۲۔ اس نے خانہ ساز حوالہ منطق کو قرار دیا جبکہ اس کے گھر کے بنے ہوئے حوالے بھی دیکھ لئے ذاتی اور عطائی کو چور دروازہ قرار دیا اور مافوق الاسباب وماتحت الاسباب یہی کس کے گھر میں اور کس کے دین ودنیا کو الگ الگ قرار دینا اور دنیا کے امور کا انکار

قرآن وسنت سے کرنا جہالت وحماقت ہے۔

۳۔ دو دلیلیں اس نے دیں دونوں اس کے خلاف ہیں اور اس نے حدیث کے مفہوم کو غلط اور جھوٹ بنا کر اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنایا حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں حضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر کتاب اللہ میں نہ پاؤ تو پھر کیا کرو گے؟ یہ ترجمہ بھی اسی زبان سے کیا اس کا مطلب یہ کہاں سے نکالا کہ ہر ہر چیز قرآن میں موجود نہیں ہے؟

جب مسئلہ قرآن میں اشارۃً ہی اور کسی کو نہ ملے تو اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ قرآن میں ہے ہی نہیں جب صاف لفظ ہیں حدیث کے تم کتاب اللہ میں نہ پاؤ تو یعنی ہے لیکن تم کو نہ ملے جتنی تمہاری کوشش اور علم ہو تلاش کرو اس لئے کہ پہلے نمبر پر ماخذ دلائل کا قرآن ہے اگر وہ نہ پاسکے تو قرآن سے وہ اصول ضرور ملیں گے کہ وہ حدیث کی طرف جائے گا اسی طرح حدیث میں سب کچھ ہے مگر کسی کو واضح حکم نہ ملے تو وہ اصول ملیں گے کہ وہ اجماع اور فقہ یا قیاس کی طرف جائے گا تو انصاف یہی ہے اعجاز قرآن یہی ہے کہ تمام علوم کا سرچشمہ قرآن حکیم ہے لیکن وہابی کو کلی توڑنی ہے چاہے قرآن کا حدیث کا انکار کرنا پڑے۔

۴۔ وہابی نے قرآن کے ساتھ حدیث کا انکار کیا اور جدید دلیل پیش کیں وہ اس کے خلاف اور جہنم میں ٹھکانہ بنالیا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں تیرے لئے کتاب اللہ اور سنت میں نہیں پاتا مگر دوسرے صحابی حضرت مغیرہ ابن شعبہ نے حدیث سے فیصلہ کر دیا۔ اب بتاؤ کہ ایک صحابہ کو حدیث نہ ملی مگر دوسرے کے پاس ہے معلوم ہوا کہ حدیث سے ہر مسئلہ کا جواب مل گیا ڈھونڈنے والا ہو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ کہاں فرمایا کہ ہر مسئلہ قرآن وحدیث میں نہیں بلکہ فرمایا کہ میں نہیں جانتا اپنے علم میں نہ ہونے کا اعتراف کیا قرآن وحدیث میں نہ ہونے کا انکار نہیں فرمایا وہابی واقعی بے شرم ہیں آؤ ایک نقلی دلیل ہم سے بھی سن لو کہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کسی مسئلہ میں عورتوں پر لعنت کی تو قبیلہ بنی اسد

کی عورت آگئی عرض کیا کہ حضرت آپ لعنت بھیجتے ہیں فرمایا حدیث میں حضور ﷺ نے ایسا کیا ہے اور یہ بات قرآن میں ہے کہ اس عورت نے کہا قرآن میں نے پورا پڑھا ہے اس میں نہیں ہے حضرت نے فرمایا کہ اگر تو پڑھتی یا غور کرتی اس میں مل جاتا دیکھ یہ قرآن میں وما اتکم الرسول فخذ وہ ما نھکم عنہ فانتھوا جو حضور ﷺ عطا فرمائیں وہ لے لو جس سے منع فرمائیں اس سے باز رہو اس عورت نے کہا بیشک میں نے پڑھا ہے ایک طرف صحابیہ دوسری طرف وہابیہ۔ جو اسلام و قرآن کی ضد ہیں۔

۵۔ امام شافعی رضی الہ تعلائی نہ نے فرمایا کہ دین کا کوئی مسئلہ ایسا نہیں جس کا ثبوت و رہنمائی اور دلیل قرآن مین نہ ہو بلکہ ہر مسئلہ کی رونمائی قرآن سے ہوتی ہے۔ یہی امام فرماتے ہیں جو چاہو پوچھو قرآن سے جواب دوں گا اور حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جو حدیث ہے وہ میں قرآن سے تصدیق کر لیتا ہوں حضور ﷺ نے فتنوں سے بچنے کا ذریعہ بتایا کہ کتاب اللہ اس میں ماضی حال مستقبل کی خبریں ہیں اور تمہارے لئے ہر چیز کا حکم موجود ہے یہ حوالے الاتقان سے نقل کئے ہیں اور بھی ہیں طوالت کے خوف سے نقل نہ کئے۔

اور اس آیت کے تحت بتیانکل شئی واقعات احادیث سے بیان کئے۔ وہابی تفسیر بالرائے سے ہر ہر چیز کا انکار کرتا ہے نانوتوی نے اس کو کفر لکھا ہے حدیث میں جہنمی ہونا ہے۔

لہٰذا وہابی کی پیش کردہ دو احادیث خود اس کے خلاف ہو گئیں اور اس کو منکر قرآن و حدیث ہونا مبارک ہو۔

وھابی: اس مسئلہ کو عقلاً بھی خلاف مانتا ہے اور پوچھتا ہے کہ حدیث کی فقہ کی اور دیگر احکام و جزئیات کی کیا ضرورت ہے دور جانے کی ضرورت نہیں قرآن سے نماز کی رکعت وفرائض سنن کی روشن تفصیل سونے چاندی نقد رقم سال تجارت نصاب زکوۃ کی تعین ہی واضح طور پر بتادے تا کہ منکرین حدیث وغیرہ ہم باطل فرقوں کا منہ تو بند کیا جا سکے نیز

فقہ کے جزئیات قرآن سے بتا دے تا کہ غیر مقلدین منکرین فقہ کی تسلی کرائی جا سکے مؤلف نے اپنے بڑوں کی اندھی تقلید کرتے ہوئے دعویٰ کیا کہ قرآن میں ہر شئی کا بیان ہے یعنی ہر چیز کا علم ہے۔

سُنی: الحمد للہ! ہم اور ہمارے علماء آنکھیں بند کر کے حنفی ہیں اور امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قرآن عزیز سے حدیث سے صحابہ سے فقہ کو پیش کیا اور جو قیاس پیش کیا وہ بھی اصول قرآن سے پیش کیا۔ جب حدیث پر عمل قرآن پر عمل ہے اجتہاد پر عمل قرآن پر عمل ہے فقہ اور قیاس پر عمل ہے قرآن پر عمل ہے کہ یہ اصول قرآن نے ہی ہم کو دیئے ہیں صرف نام الگ الگ ہیں اور وضاحت الگ ہے لیکن ماخذ، جڑ، بنیاد، مفہوم، قرآن سے ہے جیسا کہ صحابی کے استدلال سے واضح کیا ہے ہم نے۔

جواب نمبر ۲: اس وہابی کی عبارت دیکھو کہ کہتا ہے کہ منکرین حدیث کو جواب دے کر منہ بند کیا جائے اور قرآن سے بتایا جائے۔ قارئین کرام اور دیوبندیوں کو دیکھ لو کہ منکر حدیث تو حدیث کا منکر ہے اور وہابی منکر قرآن ہوا یہ تو اللہ کا شکر ہے کہ ہر باطل فرقے کو منہ توڑ جواب ہم اہلسنت ہی دے سکتے ہیں اور غیر مقلدین فقہ کے منکر ہی نہیں قرآن کریم کے منکر ہیں مگر تم یہ بات کیوں کرو گے کیونکہ گنگوہی نے مقلد اور غیر مقلدوں کو ایک کہا ہے آج تم نے یہ بات لکھ کر اپنا غیر مقلد ہونا واضح کر دیا اور اکابر دیوبند اپنے آپ کو وہابی متفقہ کتاب المہند میں متبع سنت کو وہابی تسلیم کیا ہے اور وہابی متبع سنت وہ ہوتا ہے جو تھانوی کا کلمہ پڑھے خواب میں بیداری میں۔

۳۔ فقہ کا حکم اور ذکر قرآن و حدیث میں ہے تو فقہ حنفی کا مطلب قرآن و حدیث پر عمل ہے اس طرح اجتہاد و قیاس یا اجماع اس کا ذکر قرآن و حدیث میں ہے اس پر عمل قرآن و حدیث پر عمل ہے وہابی اس کو جامع کتاب بھی نہیں مانتا۔

۴۔ ہم الحمد للہ اعلان کرتے ہیں تمام دیوبندیوں وہابیوں کو آؤ ہر چیز کا ذکر قرآن مجید سے ثابت کرنے کیلئے ہر وقت تیار ہیں چاہے مناظرہ کر لو مباہلہ کر لو سامنے آنے کی

ہمت نہیں تو گھر بیٹھ کر تحریری گفتگو کرلو آؤ مرد میدان بنو اگر کوئی مرد ہوگا تو ضرور آئے گا۔

وہابی صفحہ ۲۹ پر لکھتا ہے کہ ہر چیز کا قرآن کریم میں مذکور ہے قطعاً غلط اور یقیناً باطل ہے۔

سُنی: پہلے اس وہابی نے ہر ہر چیز کا قرآن وحدیث میں مذکور ہونے سے انکار کیا اس کے بعد اب حدیث کا لفظ نکال دیا اور اس کو غلط اور باطل قرار دیا شاید منکر حدیث کو منہ دکھانے کیلئے۔

وھابی: بجائے اس کے ہم تفاسیر فقہ اصول سے نقل کریں زیادہ مناسب معلوم ہوتا ہے انہیں کے مسلم اکابر کے حوالے عرض کردیں فتاوٰی رضویہ میں فقہ کے حوالہ استدلال کی کیا حاجت ہے قیاسی مسائل پر زور کیوں دیا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فتویٰ دینے کا کیا معنی؟

سُنی: اس وہابی کو اعلیٰ حضرت کے فتاوٰی رضویہ میں حنفی مسائل لکھے وہ سب فقہ حنفی کے مسائل کا تعلق اصول قرآن کے تحت ہے فقہ حنفی کی بنیادی کتابیں جن میں قوانین و قواعد لکھے ہیں فقہ کتاب اللہ کی نص سے ماخوذ ہوتا ہے کبھی فقہ کی اصل نبی رحمت عالم ﷺ کی سنت ہوتی ہے۔ باقی تفصیل کتب میں دیکھیں۔ القواعد الفقیہ، القواعد الکلیہ، جامع الحقائق، الاشباہ والنظائر، مختصر القواعد العلائی۔

اس طرح اجماع اور قیاس بھی حجت شرعی ہیں دیکھ لو ناظرین حدیث نقل کی حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خود اس وہابی نے جس میں قیاس کا شرعی ثبوت اور حجت ہونا موجود ہے قیاسی مسائل کا ثبوت حدیث سے اور حدیث کا عمل قرآن کے حکم پر ہوا دیکھ لیا فقہ حنفی ودیگر فقہ کا ثبوت شرعی ہے اور نچوڑ سب کا قرآن کریم ہے قرآن کریم کے منکر حدیث اجماع وقیاس کا منکر جہاں جائے گا جوتے پڑیں گے۔ اعلیٰ حضرت کا حوالہ بھی کسی جوتے سے کم نہیں۔

وھابی: پیر مہر علی شاہ علیہ الرحمۃ کا حوالہ دیا اور نہ آیت فرضیت جمعہ اپنے عموم افرادی پر ہے تفہیم تخصیص مکانی سے خود ہی ساکت ہے۔

سُنّی: اس میں پیر صاحب نے کہاں لکھا ہے کہ ہر ہر چیز قرآن وحدیث میں مذکور نہیں اور جو مانے وہ غلط اور باطل ہے شرم کرو دوسرا یہ کہ نہیں بتایا پیر کس مسئلہ میں تحریر کر رہے ہیں دھوکہ کیوں دیا۔ دوسرا جوتا وہابی کے سر پر ہی لگے گا۔

وھابی: نے تیسرا حوالہ نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمۃ کا دیا کہ ایک علم تو نص قرآن کے حاصل ہو اور ایک وہ جو قرآن وحدیث سے استنباط وقیاس کے ذریعہ ہو۔

سُنّی: یہ بھی وہابی کے خلاف ہے صدر الافاضل قرآن وحدیث سے استنباط وقیاس مان رہے ہیں باطل اور غلط نہیں کہہ رہے یہ تیسرا جوتا وہابی کی کمر پر لگے گا۔

وھابی: مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ کا حوالہ دیا صفحہ نمبر ۳۲ پر۔ وہ احکام جو قرآن یا حدیث سے استنباط واجتہاد کر کے نکالے جائیں (خلاصہ لکھا ہے)۔

سُنّی: مفتی صاحب بھی قرآن وحدیث سے ہی استدلال کی بات کر رہے ہیں انکار نہیں کر رہے ہیں اگر یہ وہابی سچا ہے اور اجماع وقیاس واجتہاد کا قرآن وحدیث سے تعلق نہیں تو تحریر کر کے اپنی مہر اور دستخط کر دے یہ چوتھا جوتا بھی سمجھ گئے نا۔

صفحہ نمبر ۳۳ پر وہابی کی عبارت دیکھو اس سے بھی بالکل واضح ہو گیا کہ سارے مسائل قرآن وحدیث میں اور حدیث میں موجود نہیں ہیں ان مسائل کو قرآن وحدیث اور اجماع امت سے اجتہاد کے طور سے نکالا جائے حضرت مجتہدین وعلماء اپنے انداز سے اجتہاد واستنباط کریں گے الخ۔

سُنّی: بس فیصلہ ہو گیا دنیا میں اس سے بڑا جاہل کوئی نہیں ایک سطر میں لکھا کہ قرآن و حدیث میں سارے مسائل نہیں دوسری سطر میں لکھتا ہے کہ ان مسائل کو قرآن وحدیث اور اجماع امت اجتہاد کے طور پر نکالا جائے گا۔ ان دونوں میں بس یہ تضاد دور کر لو تضاد دور کر لو اگر انسان کی اولاد ہو؟ یا توبہ کر لو منکر قرآن ہونے سے؟ بقول وہابی کے سارے مسائل قرآن وحدیث میں نہیں اب اجتہاد کس سے ہوگا؟ جڑ بنیاد تو تم نے ختم کر دی شاید جشن دیوبند سو سالہ میں اندرا گاندھی کو بلایا تھا اسی سے اجتہاد کرائیں گے سمادھی پر

جا کر تیسری سطر میں خیال آ گیا وہابی کو یہ میں نے کیا لکھ دیا یہ میرا جوتا میرا سر ہو گا تو یہ لکھا کہ مجتہدین وعلمائے نے اپنے انداز سے اجتہاد کریں گے بس فیصلہ ہو گیا کہ اپنے اپنے انداز کے الفاظ سے اگر قرآن وحدیث میں سارے مسائل ہیں تو انداز درست ورنہ غلط اور غیر شرعی اور باطل بقول وہابی کے اب بتاؤ کہ یہ انداز شرعی ہیں تو قرآن وحدیث سے ثبوت مل گیا ہم سچے تم جھوٹے منکر قرآن وحدیث واجماع وقیاس جلدی سے جواب دو؟

وہابی نے صفحہ نمبر ۵ پر مناظر اعظم محمد عمر صدیقی اچھروی علیہ الرحمۃ کا حوالہ دیا جملہ ان کا ذاتی اجتہاد وافتراء ہے یہ مطلب ہر گز نہیں اور نہ قرآن کریم میں یہ مذکور ہے اور کوئی معاملہ درپیش ہو تو اس کو غیر مقلدیت "سے مشہور مت کرو بلکہ حدیث میں تلاش کرو نہ ملے تو مجتہدین کے سپرد کرو جو آیات فرقانیہ سے استنباط کر کے معلوم کر لیتے ہیں۔

سُنی: اتنا بڑا فراڈ کیا اس وہابی نے پھر دال نہ گلی۔ خود وہابی نے یہ بھی لکھا کہ مناظر اعظم غیر مقلد کا رد کر رہے ہیں وہابی شر فراز اچھی طرح جانتا ہے کہ غیر مقلد اہل خبیث اجماع وقیاس غلط کہہ رہے ہیں کہ ایسا قرآن میں نہیں وہابی خوشی سے بغلیں بجانے لگا کہ دلیل مل گئی بلکہ مناظر اعظم کا جوتا وہابی نہیں بھول سکتا۔ کہ مجتہدین کے سپرد کرو جو قرآن سے معلوم کر لیتے ہیں کیا سمجھے قرآن میں ہے تو معلوم بھی کر لیتے ہیں مناظر اعظم کا دوسرا حوالہ دیا اس میں بھی دھوکہ دیا۔ وہابی کی طرح منکر منکر قرآن وحدیث اجماع و قیاس کا انکار نہیں کرتے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کا حوالہ دیا وہ وہابی کے خلاف ہے۔ وہابی نے مفتی مظہر اللہ دہلوی علیہ الرحمۃ کا حوالہ دیا کہ اللہ کی اطاعت کے بعد رسول ﷺ کی اطاعت اور صاحب امر کی اطاعت ہے وہ احکام جو قرآن وحدیث میں نہ ملے ان کے بارے میں حاکم حکم دے تو وہ تسلیم کر لیں صفحہ ۳۵۔

سُنی: یہاں بھی مفتی صاحب نے ہر چیز کا قرآن میں ہونا باطل وغلط قرار نہیں دیا بلکہ صاحب امر حاکم کے حکم پر چلنے کو کہا جس کا ثبوت قرآن میں ہے وہابی کیلئے یہ جوتا بھی

بھاری ثابت ہوا۔

وہابی نے مفتی شجاعت علی قادری صاحب کا حوالہ دیا کہ قرآن میں انبیاء سابقین کے تمام معجزات مذکور نہیں البتہ خاص خاص معجزات کا ذکر ہے معجزات معراج جسمانی ہوا ہمارا اگر کسی معجزہ کا ذکر نہ ہوتا تو تم کو مفید تھا اور مفتی نے باطل وغلط نہیں کہا یہ جوتا بھی اچھا پڑا وہابی نے مفتی خلیل صاحب برکاتی علامہ کا حوالہ دیا کہ رام وکرشن کو ہندو نبی مانتے ہیں نبی کہہ سکتے ہیں یا نہیں؟ قرآن وحدیث میں رام وکرشن کا ذکر نہیں بلکہ ان کے وجود پر بھی دلیل نہیں یہ ہندوؤں کے تراشیدہ وخیالات ہیں۔

سُنی: مفتی صاحب نے نبی کہنے والوں کو جو ہندو بتایا کہ قرآن وحدیث میں ایسے نبی کا کوئی ذکر نہیں بلکہ یہ تراشیدہ خیالات ہیں اگر رام وکرشن انسان تھے اور مخلوق تھے تو ان کا ذکر اس حوالے سے ہے اور اگر یہ بت تھے تو بتوں کا ذکر قرآن میں ہے اور رام وکرشن جھوٹے خدا تھے تب بھی ذکر ہے اس حوالے سے وہابی بتائے یہ کونسے نمبر کا جوتا ہے۔

وہابی نے علامہ نور بخش توکلی صاحب کا حوالہ دیا کہ قرآن وحدیث واجماع وقیاس فقہ کے اصول ہیں پھر لکھتا ہے وہابی قرآن سے تمام مسائل ثابت نہیں بلکہ بعض حدیث سے اجماع وقیاس فقہ کے اصول ہیں پھر لکھتا ہے وہابی قرآن سے تمام مسائل ثبت نہیں بلکہ بعض حدیث سے اجماع وقیاس بے ثابت ہیں۔

سُنی: جھوٹ پر جھوٹ بولے جارہے ہو مگر شرم وحیا نہیں علامہ صاحب نے بھی جوتا کھینچ مارا کہ فقہ کا اصول قرآن وحدیث واجماع وقیاس ہے اور ہم سابقہ صفحات میں ثابت کر آئے ہیں کہ حدیث پر عمل اجماع وقیاس اور فقہ پر عمل قرآن کے اصول پر عمل ہے۔

وہابی نے علامہ کاظمی شاہ صاحب کا حوالہ دیا کہ چار مباحث میں مقسم کرتا ہوں کتاب اللہ سنت قیاس اقوال مشائخ کبار وہابی نے لکھا جب ہر چیز روشن طور پر قرآن میں ہے الگ بیان کرنے کی کیا ضرورت ہے صرف قرآن سے ہی استدلال کافی ہے بقیہ تینوں ابحاث بالکل فضول ہیں معاذ اللہ۔ اس کا واضح مطلب یہ نہیں کہ قرآن کریم

اگر چہ اصول موجود ہیں لیکن ان کی تفسیر وتشریح کیلئے باقی تین کی اشد ضرورت ہے۔

سُنی: ناظرین جو بات ہم بتاتے رہے ہیں اب وہابی نے بھی لکھ دی ہے کہ قرآن کریم میں اگر چہ اصول موجود ہیں بس مسئلہ اقرار کرلیا اب ڈوب کر مر جانا چاہیے مگر شرم و غیرت کہاں۔ بہر حال ایسا جوتا پڑا کاظمی شاہ صاحب کا کہ ہوش ٹھکانے پر آگئے مگر چلتے چلتے اپنی بکواس کر گیا کہ باقی تین فضول ہیں حضرات اس کی اولاد ہی بتائے کہ پہلے قرآن کا انکار کیا ہر چیز کا اب ان تینوں کو فضول کہا جس میں سنت بھی ہے تو یہ وہابی اب کس اصول سے مسئلہ بتائے گا۔ وید سے۔ سکھوں کی کتاب سے یا عیسائیوں سے؟ اور سنت کو فضول کہنے والوں پر فتویٰ مطلوب ہے؟ اور جس نے اس کتاب کی تصدیق کی ہے بھی اپنا حشر فتویٰ منگوا کر دیکھ لے۔ پھر دوسرے حوالہ دیا وہابی نے۔ شاہ صاحب کا دیت کا ذکر نہ فرمایا اسے مجمل و مبہم رکھا اس کی تفسیر حضور علیہ السلام کو بذریعہ وحی تعلیم فرمائی۔

سُنی: چلو گھما کر کان پکڑ لو۔ قرآن میں مجمل مل گیا تفصیل حدیث میں ہے اور حدیث پر عمل حقیقت میں قرآن پر عمل ہے اور جوتے کھاؤ انکار کرتے جاؤ سبحان اللہ۔ تین ابحاث کو فضول کہا اور آگے (معاذ اللہ تعالیٰ) بھی لکھا ہے اب سنت، اجماع، اقوال شیخ کبار سے پناہ مانگی اللہ سے ایسا کہنے والے پر نصرۃ العلوم کا کیا فتویٰ ہے اس کے مفتی جواب دیں۔ اور خود اقرار بھی کیا کہ یہ تینوں اگر چہ قرآن کے اصول ہیں یعنی تینوں کا تعلق قرآن سے ہے اور اللہ کی پناہ مانگی جو قرآن کے متعلق ہے اس پر بھی فتویٰ مطلوب ہے وہابیوں کے افتاء خانہ سے؟

وہابی نے پیر کرم شاہ کا حوالہ دیا اور لکھا کہ وہ دیت کی مقدار حضور ﷺ نے سو اونٹ مقرر فرمائی حکمت قرآن یعنی اس کا بیان نبی کا ذاتی اجتہاد نہیں بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کی جاتی ہے وہابی کہتا ہے کہ ہر ہر چیز قرآن سے مفصل نہیں ورنہ حضور ﷺ کے بیان اور تفصیل کی ضرورت نہیں رہتی۔

سُنی: چلو چھتی ہوئی حضور ﷺ کے بیان سے بھی وہابی کو تکلیف ہے پیر صاحب کا جوتا

درست مقام پر لگا ہے۔

وہابی نے آخری حوالہ دیا طاہر القادری کا دیا اور لکھا کہ بریلوی مکتب فکر کے مشہور عالم پروفیسر طاہر القادری قرآن میں قتل خطاء دیت ادا کرنے کا حکم ہے لیکن دیت کتنی ہو کس صورت میں اور کتنے عرصہ میں واجب ہے الاداء ہے یہ تفصیلات قرآن نے بیان نہیں کیں۔

سُنی: وہابی کی معلومات میں اس قدر کمی ہے کہ اس کو یہ بھی معلوم نہیں کہ پروفیسر بریلوی مکتب فکر سے نہیں اور دیت کا مسئلہ میں علمائے اہلسنت کا پروفیسر سے اختلاف شدید ہے اور متنازعہ پروفیسر سے حوالہ پیش کرتا حماقت و جہالت ہے پروفیسر کے حوالے سے بھی وہابی کو طمانچہ لگا ہے۔ کہ وہ بھی لکھ رہے ہیں کہ قرآن میں قتل خطاء پر دیت ادا کرنے کا حکم ہے یہ تمام حوالے وہابی کے اپنے اوپر ظلم کا پہاڑ اور اس کی اولاد اور شاگردوں کیلئے قیامت تک نہ ختم ہونے والی مصیبت بن گئے اور کلی علم غیب کی توڑ نہ سکا یہاں تک کہ وہابی کے صفحہ ۴۱ تک کا جواب دے دیا۔ اور صفحہ ۴۱ کے آخر میں جو بات کی وہ حیرت انگیز ہے کہ عطائی و حادث کے فرق سے کفر و شرک کی زد سے بچنے کا راستہ جو راہ فرار اختیار کی ہے اس کا تذکرہ آرہا ہے۔

سُنی: قارئین کرام یہ بات یاد رکھے گا جس کا وہابی پر فتویٰ لگے گا۔ صفحہ ۴۲ پر وہی باتیں پھر دہرائیں جو اس کے خلاف ہیں جھوٹ ہیں اور وہی پالیسی اتنا جھوٹ بولو کہ سچ لگنے لگے مگر کب تک آخر قبر و حشر میں جھوٹ نہیں چلے گا صفحہ ۴۳ پر وہابی نے پھر اعلیٰ حضرت کا حوالہ دیا کہ بیان اشیاء اس طرح پر ہے کہ اصلاً خفا نہیں وہابی تبصرہ کرتا ہے کہ معلوم نہیں خان صاحب بیان اشیاء سے کیا مراد لے رہے ہیں ہر شئی کا قرآن میں روشن بیان ہے تو یہ قطعاً باطل ہے۔ اگر مراد یہ کہ جتنی چیزیں مذکور ہیں ان میں خفا نہیں تب بھی باطل ہے اس لئے کہ قرآن میں حروف مقطعات و متشابہات کا ذکر بھی ہے۔ مخلوق پر ان کے معانی مخفی ہیں۔

سُنی: جب وہابی ایسے حوالے اور غلط معنی بیان کر کے جوتے کھانے سے باز نہیں آتا تو

ہم کب باز آنے والے ہیں جوتے مارنے سے۔

۱۔ یہ کہ حروف مقطعات و متشابہات سے کوئی عقیدہ کلی علم غیب کی نفی کا بن ہی نہیں سکتا بلا وجہ حماقت کی ہے۔

۲۔ حروف مقطعات کے متعلق مفسرین نے یہ لکھا ہے کہ "اللہ ورسولہ اعلم" یہ حوالہ نقل نہ کیا کیوں؟

۳۔ جواب یہ کہ بیشمار ایسی چیزیں جن کا ذکر قرآن میں مذکور نہیں تو وہابی ان کے نام بتائے وہ کونسی ہے آخر ان کا نام تو ہوگا۔ پھر ہم ان کو قرآن حکیم سے نکال کر دکھائیں گے بشرط تجدید ایمان کرے۔

۴۔ جواب دو خود وہابی نے اپنے منہ پر طمانچہ مار لیا کہ حروف متشابہات کے متعلق لکھا کہ علماء راسخین جانتے ہیں۔ صفحہ ۴۴ اور صفحہ ۴۵ پر لکھا کہ جس چیز کا انہیں خطاب ہے اس اعتبار سے وہ اسے جانتے اور سمجھتے ہیں۔ ارے ظالم! جب علماء راسخین کیلئے مان لیا اور انکار کیا ان کا جن پر قرآن نازل ہوا افسوس صد افسوس اگر شرفراز تجدید ایمان کا وعدہ تحریر کر دے تو ہم اس کا ذکر قرآن سے نکال دیں گے اور اس کا ٹھکانہ بھی اس کی اس کے بعد حدیث سے بھی۔ ساری محنت وہابی کی برباد اور کلی کا دعویٰ نہ توڑ سکا نہ توڑ سکتا ہے۔ یہ کتاب اظہار العیب وہابی نے اپنے جھوٹ کو چھپانے اور اپنی عمر کی کمائی دھوکہ دینے کی اس کو بچانے کیلئے لکھی ہے وہابی نے علم قیامت کی نفی کو دوبارہ دہرایا ہے بعض قیامت کے دن اور حوض کوثر والی روایت کا تذکرہ کیا جس کے منہ توڑ جواب اثبات علم الغیب میں دیئے۔ لیکن ان سے توبہ کرنے اور معقول جواب پیش کرنے سے قاصر رہے اپنے الفاظ کا چکر جتنا چلا سکتے تھے وہ ترکش کا آخری تیر بھی ازالۃ میں پھینک چکے اب ان کی جھولی خالی ہے اس لئے ازالۃ کے حوالے نقل کر رہے ہیں کیوں عادت سے مجبور ہیں اور بار بار منافقوں سے متعلق آیت پڑھتے ہیں جس سے اس کو تکلیف کا اندازہ ہوتا ہے جب حضور ﷺ نے چودہ سو سال کے بعد ولاے وہابی نجدی خارجی منافقوں کا حال بتا

دیا تو اب رہ کیا گیا۔

صفحہ ۴۶ پر وہابی نے اعلیٰ حضرت پر اعتراض کیا جس کا خلاصہ لکھ کر ہم جواب عرض کرتے ہیں۔

۱۔ سائل نے قرأت میں غلط الفاظ بولے۔

۲۔ جس کو وہابی نے اعلیٰ حضرت کے کھاتے میں ڈال دیا۔

۳۔ تورات کی تفصیل اڑ گئی اعلیٰ حضرت کا بے وزن جواب۔

۴۔ لفظی ترجمہ میں الفاظ اے موسیٰ زائد کیے۔

۵۔ تختیاں ٹوٹ گئیں یہ قرآن کے خلاف بہت بڑی جرأت ہے۔

۶۔ اقوال آئمہ پر موقوف ہے اس کے بغیر قرآن ایک حرف بھی نہیں چل سکتا۔ (صفحہ ۵۲ تک)

سُنی: سائل کی غلطی کو اعلیٰ حضرت پر کوسنے دینے لگے جبکہ محمود الحسن نے ایضاح الحق میں خود آیت کی تحریف کی گنگوہی نے صفت خاص رحمۃ اللعالمین ﷺ کا انکار کیا تھانوی نے اپنا کلمہ پڑھنے والے کو تسلی دی کبھی اس وہابی کو توفیق ہوئی کہ اپنے گریبان میں منہ ڈالے۔

۳۔ کا جواب جو قول نقل کیا وہ حضرت مجاہد علیہ الرحمۃ کا نقل کیا جس کو وہابی نے بے وزن جواب کہا جو مفسر قرآن حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں اعلیٰ حضرت تو ناقل ہیں خود وہابی نے صفحہ ۴۸ پر لکھتا ہے کہ محدثین کرام کی ایک جماعت نے توثیق کی ہے یہ لکھ کر اپنے منہ پر تھوک لیا اور اسی صفحہ پر لکھا کہ غیر معصوم کی روایت سے قطعیات کو اڑانے کا کیا معنی حالانکہ سابقہ صفحات میں معصوموں کیس روادار کی مغفرت اور گناہ کے لفظ استعمال کیے وہابی نے وہ سب روایت غیر معصوم کی تھیں وہاں یہ قانون بھول گیا یا ہولی کی پوریاں سمجھ کر ہضم کر گیا۔

صفحہ ۵۰ پر لکھتا ہے ٹوٹ گئیں کہ (اور اڑ گئیں) بریکٹ میں اضافہ کیوں کیا بے وزن جواب خود لکھ کر تھوک کے چاٹ لیا اور ایسی کاروائی کو انبیاء کی شان کے خلاف لکھا اور خود ہی گستاخ انبیاء بن گیا سبحان اللہ۔

صفحہ نمبر ۶ کا جواب: الفاظ۔ اے موسیٰ ترجمے میں زائد کیے۔ وہابی بتائے کہ تفسیر کے حوالے سے کیا خرابی ہے اور محمود الحسن دیگر دیوبندی مترجم میں ایسے زائد الفاظ ہم دکھانے کو تیار ہیں اگر حلال کی اولاد ہو تو جسارت کا فتویٰ دیوبندیوں کیلئے تیار کرو اور واضح ثبوت طلب کرو۔

۵۔ کا جواب تختیاں ٹوٹ گئیں۔ کو قرآن کے خلاف بڑی جسارت کہنے والے خود تم نے صفحہ نمبر ۵۱ پر حدیث نقل کی جس کے ترجمہ میں ہے اور وہ ٹوٹ گئیں۔ جس کی سند بھی صحیح لکھی ہے تم اب بتاؤ کہ شرفراز کون ہو؟۔

اور صفحہ نمبر ۵۰ پر بھی تختیوں کے ٹوٹنے اور اڑ جانے کی مقدار میں مختلف ہے۔ الخ۔

یہ سب کارنامے کس کے ہیں گستاخی ہے جسارت ہے

جرأت ہے کیا ناقل ہونے سے تم بھی مجرم ہوئے؟؟

اب ایک اور کتاب لکھو جس میں اپنا رد لکھو اور توبہ کرو۔ صفحہ نمبر ۵۴ پر وہابی کے نمبروار جواب ملاحظہ ہو۔

۱۔ جو اشیاء اور امور قرأت میں مذکور نہیں دعویٰ باطل۔

سُنی: آیت پڑھو کس میں ہے کہ اشیاء مذکور نہیں اپنی طرف سے مقید کرنے کا مطلب تم نے لکھا احدث فی الدین ہے۔

۲۔ قرآن میں ہر ہر چیز کا ذکر نہیں تو ما کان و ما یکون کا اثبات غلط۔

سُنی: وہ آیت پڑھی ہر ہر چیز کی نفی ہو۔ اور ما کان و ما یکون تم نے بھی مانا اور اب غلط کہتے ہو شرم کرو حوالہ گزر چکا۔

۳۔ لا تعلمھم وغیرہ کل شئی کی نفی کرتی ہے۔

سُنی: کس مفسر نے لکھا ہے حدیث پیش کرو تفسیر بالرائے کرنے والا مردود ہے۔ ملعون ہے۔ جہنمی ہے۔

۴۔ اخبار الغیب کا کوئی مسلمان منکر نہیں۔

سُنی: مسلمان نہیں مگر وہابی شر فراز ہے منکر علوم غیبیہ مان کر علم کی انکر اس جگہ اخبار مان کر تقیہ کرتا ہے عطائی بھی مانتا ہے عطائی کو چوردروازہ بھی کہتا ہے۔

۵۔ امور غیبیہ مانتا ہے۔

سُنی: اور اسی صفحہ پر امور کو کہتا ہے کہ قرآن میں مذکور نہیں آخر کتنی زبانیں ہیں اس وہابی کی۔

وھابی: نفی علم غیب حوالہ ازالۃ میں دیکھیں۔

سُنی: اور اکتالیس احادیث علم غیب کے ثبوت میں ازالۃ میں ہی ہیں وہ کس کو دکھائیں وہابی صاحب سوائے اپنے آپ کو دھوکہ دینے کے اور کچھ نہیں ملے گا صفحہ ۵۴ پر اعلیٰ حضرت کی عبارت لکھ کر جو زہر اگلا ہے ملاحظہ ہو عبارت یہ ہے کہ "نبی کلام الٰہی سمجھنے میں بیان الٰہی کا محتاج ہوتا ہے ثم ان الینا بیانہ اور ممکن ہے کہ بعض آیات کا نسیان ہوا ہو۔ الا ماشاء اللہ۔

۱۔ اب وہابی لکھتا ہے کہ اپنے اختراعی عقیدہ کے حفاظت کیلئے حضور ﷺ کو قرآن کے الفاظ بے خبر تسلیم کیا۔

۲۔ حضور ﷺ کو متشابہات و مقطعات سے بے خبر لکھا۔

۳۔ آپ کو بعض آیات نسیان کا مرتکب لکھا۔

۴۔ غیر مسلم کیا تاثر لیں گے قرآن کریم نا تمام ہے اور کچھ اوراق بکری کھا گئی۔

۵۔ ایسی بے سر و پا روایتوں سے قرآن کریم پر کیا اثر پڑ سکتا ہے۔

۶۔ ممکن ہے بعض آیات کا نسیان ہوا ہو الا ماشاء اللہ سے کیا مراد ہے؟

۷۔ عارضی طور پر مان لیا کہ نسیان مراد ہے تب بھی آپ علم غیب سے متصف نہ رہے اور خان صاحب کا ارشاد باطل ہو گیا۔

۸۔ حضور ﷺ کے نسیان کی صورت میں مندرجات لوح محفوظ کے علم کا کیا مطلب ہے؟ ہم تو تضاد سمجھنے سے قاصر ہیں۔

سُنی: قارئین کرام عبارت سے اعتراض آپ نے پڑھ لیا ہوگا اور ایک لفظ کو مختلف شکلوں میں دہرانا اور شیطانی قیاس کرتے جانا یہ اسی وہابی کا حصہ ہے اب جواب بھی پڑھ لیں۔

ا۔ نسیان کا معنی بے خبر یعنی علم کا نہ ہونا لکھا ہے کہ ایک ادنیٰ طالب بھی جانتا ہے کہ بھولنا اسی کیلئے ہے جس کو علم ہو وہابی نے اپنی ناک کٹوادی ایسا اعتراض کیا جہالت کی وجہ سے ہے اس نے نسیان کا مطلب بے خبر کیا ہے شاید اندھا بھی ہے اپنی اولاد سے پوچھ لیتا کہ نسیان کا معنی کیا کروں؟

۲۔ کا جواب: عبارت میں مقطعات ومتشابہات سے بے خبر لکھا ہے اپنی طرف سے یہ گستاخی کیوں کی توبہ کرو اعلیٰ حضرت کی عبارت میں یہ الفاظ نہیں۔ جبکہ گزشتہ صفحات میں وہابی نے مقطعات ومتشابہات سے لاعلم لکھا ہے ظالم توبہ کرلے۔

۳۔ جواب: نسیان کا مرتکب خود وہابی نے لکھا ہے صفحہ ۵۶ پر محدثین کے حوالہ سے اب اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ سے پہلے محدثین کے بارے میں یہی الفاظ لکھ کر اپنے گلے میں ڈال کر گوجرانوالہ گھنٹہ گھر کا چکر لگائے تاکہ دنیا کا حقیقت پتہ لگ جائے یہ انصاف پسند ہے جبکہ اعلیٰ حضرت ناقل ہیں محدثین سے کیونکہ وہابی کو ضد ہے شان مصطفیٰ سے اس لئے وہ کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہیں دیتا۔ بعض آیات کے نسیان کا مرتکب خود وہابی ہے صفحہ ۵۶ پر نسیان کی ایک صورت ہے الخ۔ اپنا لکھا ہوا جان بوجھ کر فراڈ کرنا خارجیوں کا کام ہے وہابی آئینہ میں اپنی شکل نظر آگئی تو نام اعلیٰ حضرت کا لے دیا۔ اور صفحہ نمبر ۵۷ پر نسیان کا مطلب بھی لکھا کسی کی توجہ دلانے سے یاد آجائے بتائے یاد کس کو آتا ہے جو بے خبر ہو یا خبر دار ہو پہلے سے؟ اس وہابی پر ۳۰۲ کا کیس ہونا چاہئے کہ یہ علم کا قاتل ہے۔

۴۔ غیر مسلم کیا تاثر لیں گے وہابی نے نسیان کا معنی بے خبر کیا ہے تو دیوبندی سے غیر مسلم پوچھیں گے کہ وہ جواب دے گا اور غیر مسلم ہندوؤں نے تو پوچھا بھی تھا کہ اللہ جھوٹ بول سکتا ہے ایسے خدا کو دور سے سلام۔ یہ دیوبندی مذہب کو عقائد دیکھ کر ہندو پنڈت نے اعتراض کیا آج تک وہابی جواب نہ دے سکا اسی طرح گوجرانوالہ کہ عیسائی نے وہابیوں

کو چیلنج دیا تھا جواب کہاں دیا۔

۵۔ امکان کذب سے ہزاروں عیب کا امکان خالق کائنات کیلئے ماننے والے ایسے بے سروپا نظریہ سے قرآن پر کیا زد پڑ سکتی ہے۔ ابھی وقت ہے توبہ کرلو۔

۶۔ وہابی پوچھتا ہے کہ الا ماشاء اللہ سے کیا مراد ہے؟ تو جس جاہل کو الا ماشاء اللہ کی مراد بھی نہیں معلوم وہ اپنی اولاد سے پوچھ لے ورنہ درجہ اولیٰ میں داخلہ لے کر تعلیم حاصل کرے علم حاصل کرنے میں عمر کی قید نہیں ہے۔

۷۔ ہمارا عقیدہ باطل ہو گیا ارے نہیں بلکہ پختہ ہو گیا کہ جمیع علوم غیبیہ کی دلیل مل گئی وہابی کی موت واقع ہو گئی کہ نسیان ماننے کیلئے پہلے علم ہونا لازمی امر ہے حضور ﷺ کو بے خبر کہہ کر منافقوں کی یاد تازہ کر دی وہابی نے حالانکہ نسیان کا معنی بے خبر کا کس لغت میں نہیں مگر ڈھیٹ بے شرم دنیا میں بہت دیکھے سب پر سبقت لے گئی بے حیائی آپ کی۔

۸۔ حضور ﷺ نسیان کے باوجود لوح محفوظ کا کل علم حاصل رہا اس وہابی کو تضاد نظر نہیں آرہا ہے دوسروں کو کہتا ہے عبادت سمجھنے کا سلیقہ نہیں اور خود اردو سمجھنے کے بلکہ اپنے لکھے ہوئے کو بھی نہیں سمجھتا یہ اپنا تضاد پہلے دور کرے کہ ما کان و ما یکون تسلیم کیا وہابی نے اب نسیان کے بعد وہ کیسے مان لیا تم نے یا پھر توبہ کرو اعلانیہ اسی طرح تم نے کل جمیع تسلیم کیا۔ جو جواب تمہارا وہی ہمارا بھی سمجھ لو۔ اخبار الغیب وانبا الغیب تسلیم کرنے والے جواب دے نسیان کے بعد ان کا اقرار تم کو ہے یا نہیں؟ عاجز نہ بنو عاقل بنو وہابی صاحب، علی حضرت نسیان کی بات محدثین کے حوالوں سے کہی اور وہی بات وہابی نے کہی اگر جرم ہے تو وہابی پہلے اپنا گلہ کاٹ لے پھر دوسروں کی بات کرے اور وہابی نے معنی نسیان کا بے خبر کیا یہ معنی خود وہابی کے خلاف محدثین کے خلاف لغت کے خلاف اور قرآن و حدیث ہے توبہ کرو صفحہ نمبر ۵۸ پر بھی وہابی کے لکھے ہوئے الفاظ اس پر لعنت کر رہے ہیں کہ نسیان کا معنی بھول ہے وہ بھی اللہ کے حکم سے ہے تبلیغ و نسخ مطلوب نہیں تو ان میں سیان اور بھول جائز نہیں بے شرم یہاں نسیان کو بھول لکھا اور پر نسیان کو بے خبر لکھا ہے آخر

وہابی پکے ہوئے نا۔ صفحہ نمبر ۵۹ پر وہابی نے پھر طبع آزمائی کی تفصیل کل شئی سے متعلق کہ یہی الفاظ تورات کے متعلق بھی ہیں تو قرآن کریم کی طرح تورات بھی ہر ہر چیز کی تفصیل موجود ہے دونوں کے علوم برابر ہیں اعلیٰ حضرت کا یہ جواب تورات کی تفصیل کل شئی اڑ گئی تھی۔

سُنی: جب یہ بات پہلے کر چکے تو اب کیا تکلیف ہوئی یہ نہیں بتایا دوسری یہ کہ تفصیل اڑ گئی تھی خود وہابی نے وہ حدیث نقل کی تھی ترجمہ بھی کیا تھا تیسری بات اعلیٰ حضرت نے جواب دیا تھا وہ بھی سن لیں کہ ان کتابوں کا حفاظت کا ذمہ نہیں لیا تھا۔ قرآن کی حفاظت کا ذمہ لیا تھا سمجھ میں آ گیا یا جوتے کا ذکر کافی ہے۔

صفحہ نمبر ۶۰ پر وہابی نے لکھا کہ بیضاوی وخازن کے حوالے سے تو ان کے عمومی دعویٰ کی واضح تردید ہوتی ہے۔

سُنی: ہمارے دعوے کے خلاف تو ثابت نہ کر سکے بلکہ الفاظ عموم خود بھی لکھے تھے اب تردید بھی خود کر رہے ہیں اپنے منہ پر تھوک رہے ہو بولو ہم کو کیا۔

اسی صفحہ پر وہابی نے لکھا ہے سب جائز و ناجائز علوم داخل وشامل ہیں لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

سُنی: تمام زندہ مردہ دیوبندیوں وہابیوں کو دعوت عام ہے کہ ناجائز علوم کون سے ہیں کہاں ہیں وہ بیان کیوں نہیں کرتے وہ پوٹلی امام غائب سے کب لے آؤ گے۔

وھابی: علم سحر وسیما وغیرہ ناپاک علوم بھی اس میں داخل ہیں اعلیٰ حضرت نے سیمیا کو نہایت ناپاک علم لکھا ہے۔

سُنی: سحر کا ذکر تو قرآن میں ہے اگر ناپاک مراد ہے تو الزام باری تعالیٰ پر ہوگا۔ جواب دو! سحر کا علم ناپاک علم کے ذات کے اعتبار سے تو حوالہ کوئی بھی وہابی کو نہ ملا۔ ہاں ایک حوالہ اعلیٰ حضرت کا دیا کہ سیمیا کا علم ناپاک کہا ہے پناہ بھی ملی تو کہاں مگر بے سود اعلیٰ حضرت نے سیمیا کے علم کو ناپاک اس کے عمل اور کسب کے اعتبار سے لکھا

صرف علمی اعتبار سے نہیں کیا سمجھے نادان بچے حوالہ بشرط توبہ!!!! اور کوئی ناپاک علوم کا حوالہ کب دو گے یا جوتے...... صفحہ نمبر ۶۱ پر تقسیم، تخصیص سمجھ رہے ہیں فیصلہ اپنے گھر میں کرلیں گرو سچا یا چیلہ۔

سُنی: ان پر وہابی کی کتابوں میں تضاد ہے کس کو تقسیم لکھتے ہیں کسی میں اور کس کی تخصیص کے ہی وہ اپنا تضاد کر کے اپنی اولاد کو ہر پریشانی سے بچائیں اس کے علاوہ اپنے اکابر کا تضاد بھی دور کریں کہ وہابی متبع سنت کو کہتے ہیں اور حسن احمد نے وہابیہ کو خبیثیہ لکھا ہے جواب دو گرو یا سارے کون ہوئے چیلہ کون ہوا؟ فتاویٰ رشیدیہ کا تجاد ہی دور کر دو؟ دہلوی کی تقویۃ الایمان ضد ہے صراط مستقیم کی وہ دو میں سے ایک کو چوک میں رکھ کر آگ لگاؤ ذاتی وعطائی کا فرق تسلیم کرلیا۔ اور چور دروازہ بھی لکھا دوان میں سے سچ کیا ہے اور وہابی مقلد ہیں یا غیر مقلد گنگوہی نے ایک کہا تم الگ الگ کہتے ہو بتاؤ گروہ سہی یا چیلہ وہ چور بھی باقی تفصیل اثبات جلد دوئم میں موجود ہے پڑھ کر توبہ کرلو۔ جب مفسرین نے عموم پر باقی رکھا تم کس دلیل سے تخصیص کرتے ہو وہ حوالہ مطلوب ہے دیوبندی اکابر سے وہابی نے تسکین الصدور میں ولوانھم اذظلموا۔ الآیۃ۔ کا عموم سے استدلال کیا ہے جبکہ اس میں لفظ کل بھی نہیں ہے اور جہاں لفظ کل موجود ہے وہاں کے عموم کا انکار حماقت و جہالت و سفاہت نہیں تو اور کیا ہے کوے کی طرح آنکھیں بند کرلینا وہ حلال نہیں ہوتا جب ہر بات کا حوالہ ہے تو اس کو بھی بیان کیا ہوتا تا کہ اتنے جوتے مارنے میں ہم کو آسانی ہوتی وہابی نے اس صفحہ پر اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کو لکھا ہے کہ بیضاوی وخازن آئمہ تفسیر نہیں کسی فن میں امام اور بات ہے اور اس فن میں کتاب لکھنا اور بات ہے۔

سُنی: درست لکھا ہے بتاؤ کس فن کے استاد کے پاس جانے کے بجائے اس کے طلبہ کے پاس جاتے ہوئے سیکھنے؟

وھابی: نسخہ اکسیر اعظم ایجاد کیا ہے؟

سُنی: کچھ نسخہ تم نے بھی ایجاد کئے ہین چور دروازہ کھلا ہے یہ نسخہ چوروں کیلئے ہے۔

وھابی: جس مفسر سے عقیدہ پر زد پڑ جائے اس کا انکار کر دو۔
سُنی: خود تم نے کیسے کیسے حیلے بہانے نکالے ہیں مفسرین کے فیصلے کے خلاف کبھی وہ بھی دیکھ لیا کرو جان جگر۔ کہ غیر معصوم۔ غیر محفوظ اور نانوتوی نے تو کوئی بھی تفسیر نہیں مانی ان کی قبر پر جا کر پوچھو! صفحہ نمبر ۶۲ پر وہابی نے اعلیٰ حضرت پر الزام لگایا غلط تراجم کا اور تکفیر کا اور حوالہ دیا کہ اعلیٰ حضرت کی زبان و قلم کا حال بھی دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی حفاظت میں لے لیا نقطہ برابر خطا کرے ناممکن۔
سُنی: شرفراز اور اس کی اولاد شاگردوں کو دعوت عام ہے کہ اعلیٰ حضرت کے ترجمہ کی غلطی بتاؤ ہم درست کریں گے۔ غلطی تفسیری ہو لغت کی ہو۔ ورنہ اپنے دیوبندی تراجم میں ۲۰۰ آیات کے غلط ترجمہ موجود ہیں طلب کر کے درست کرلو آؤ ہے کوئی مرد میدان پوری دیوبندیت میں تکفیر کی بات تو اے وہابی اب تو دیوبندی اکابر پر خود دیوبندی علماء کے کفر کا فتویٰ موجود ہے دوسر اعلماء دیوبند کا خود اپنے اوپر کفر کا فتویٰ دیا ہے المہند دیکھ لو اور حوالہ طلب کرلو ورنہ تھانوی کی عبارت پر طبع آزمائی کرنے والے کفر کے گڑھے میں چلے گئے مزید تفصیل کتاب دیوبند مذہب میں علامہ مناظر مولانا غلام مہر علی صاحب نے وہ کفر کے فتوے خود دیوبند کے ہیں نقل کئے ہیں۔ جواب سے آگاہ کریں وہابی نے محفوظ کو۔ صفحہ نمبر ۶۳ پر معصوم عن الخطا لکھا ہے اس دغا بازی فریب جھوٹ اور الزام کا علاج تو جوتا ہے یہ مکاری اپنے اکابر کا ورثہ ہے من گھڑت فرضی کتابوں کے حوالے دینے والو وہ کتابیں کہاں ہیں؟ یہ شرفراز جو حوالے نقل کر رہا ہے وہ قاری طیب کی کتاب سے نقل کیا ہے بس وہابی کو اللہ کی قدرت پر بھی شک ہے کہ وہ کسی کو محفوظ نہیں رکھ سکتا۔ معاذ اللہ۔

ویسے بھی امکان کذب تحت باری تعالیٰ ہے اور اکابر دیوبند اغلاط تم کو نظر نہیں آتی دیوبندی مذہب میں امتی اعمال میں نبی سے بڑھ جاتے ہیں اور سن لو تاویل سے ادنیٰ رحمۃ اللعالمین کہہ سکتے ہیں (علماء دیوبند) کو اور معصوم عن الخطاء سے بڑھ کر دیوبندی معاذ اللہ۔ بلکہ رب کے مقام کو بھی نہیں چھوڑا دیکھو ”خدا ان کا مربی وہ مربی خلائق“ سن

لو حق وہی ہے جو گنگوہی کی زبان سے نکلتا ہے تمہاری تربت انور کو دے کر طور سے تشبیہ کہوں ہوں بار بار ارنی مری دیکھی نادانی۔ (مرثیہ گنگوہی) اسے بیشمار حوالے دیوبندی مذہب میں ہیں وہابی نے شعر لکھا ہے صفحہ نمبر ۶۱ پر کہ:

اگر تم طیش میں آکر میرا خط پھاڑ ڈالو گے
تمہارے پاؤں چومیں گے میری تحریر کے ٹکڑے

یہ ہیں وہ نبی ﷺ کے نام پر انگوٹھے چومنا بدعت کہتے ہیں اور اپنے خط کے ٹکڑے کو ہمارے پاؤں چومیں گے سبحان اللہ۔

صفحہ نمبر ۶۳ اور صفحہ نمبر ۶۴ پر اعلیٰ حضرت پر بہتان باندھا کہ غزوہ ذات القرد حضرت سلمہ بن الاکوع نے تنہا کفار کا لشکر کا تعاقب کیا اور حضور ﷺ کی اونٹنی چھڑالی جس لشکر نے آپ کے نگراں کو شہید کردیا کفار کے لشکر کا سرکردہ عبدالرحمٰن الفزاری تھا۔ ایک بار عبدالرحمٰن قاری کہ کافر تھا اپنے ہمرائیوں کے ساتھ حضور ﷺ کے اونٹوں پر آپڑا چرانے والے کو قتل کیا اور اونٹ لے گیا اسے قرأت سے قاری نہ سمجھ لیں بلکہ بنو قارہ سے جس کو خوک۔ خنزیر اور شیطان کہا اور چند غلطیاں کیں عبدالرحمٰن الفزاری کو عبدالرحمٰن قاری بنایا جو صحابی صفار شفقہ تابعہ کو کافر کہنے سے نہ چوکے کافروں کو مسلمان بنانا تو ان کے بس کا روگ نہیں تکفیر مسلم ہی سے فرحان ہیں۔

سُنی: قارئین کرام آپ نے اعتراض سمجھ لیا کہ جس شخص کی بات ہوہی ہے وہ کیا تھا اور اس کے بدعمل کیسے تھے اور حشر کیا ہوا جو کافر تھا اس نے حضور علیہ السلام کے نگراں کو قتل کیا اور اونٹنیاں لے کر فرار ہوا اور صحابی نے اس کو قتل کیا۔ ایسے شخص کو سرفراز یا اس کی اولاد صحابی کہہ سکتے ہیں نہیں تو اعلیٰ حضرت کیسے اس کو صحابی کہہ کر شیطان کہہ سکتے تھے معاذ اللہ اعلیٰ حضرت نے جس کو خود شیطان کہا وہ اسی قابل تھا وہ وہابی کو تکلیف کیا ہوئی صرف نام کی مماثلت سے وہ صحابی کیسے بن گیا۔

دوسرا یہ کہ وہابی نے خود فرق بتادیا جو کافی ہے وہابی لکھتا ہے کہ ان کا نام عبدالرحمٰن

عبدالقاری تھا اور مسلمان تھے۔ اعلیٰ حضرت عبدالرحمٰن قاری بتاتے ہیں بس یہاں فرق معلوم ہو گیا نام بھی الگ الگ اور کام بھی الگ ہیں یہ بہتان بھی قاری طیب سے نقل کیا ہے وہابی نے اصل بات یہ ہے کہ وہابی گنگوہی نے صحابہ کی تکفیر کرنے والے کو اہلسنت سے خارج نہ ہوگا فتاویٰ رشیدیہ میں لکھا ہے کہ اس پر پردہ ڈالنے کیلئے دیوبندیوں نے یہ موقعہ ہاتھ سے جانے نہ دیا کہ اپنوں کی گستاخی پر پردہ ڈال دو اس پر یہ بہانہ کیا کہ کاتب کی غلطی ہے نہ اس نے لکھا چلو چھٹی ہوئی سب کاتب کی غلطی ہے اس پر فتویٰ لگاؤ؟ خود اعلیٰ حضرت نے وضاحت کر دی کہ قرأت سے قاری نہ سمجھ لیں بلکہ بنو قارہ سے ہے پھر بھی باز نہ آئے بلکہ اس اعتراض سے دیوبندیوں کی صحابی و تابعی کی دشمنی سامنے آ گئی ورنہ وہابی بتائے کہ اعلیٰ حضرت نے اس کے عمل کی وجہ سے خوک و شیطان کہا یا نام کی وجہ سے وہابی کو یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ اس عمل کی وجہ سے کہا؟ مثال مرزا غلام احمد پر فتویٰ نام کی وجہ سے ہے یا ختم نبوت کے منکر ہونے کی وجہ سے؟ وہابی نے ان کو صحابی لکھا مگر ثابت نہ کر سکا اس لئے تابعی بھی لکھا اب راز اور تاریخ کا حوالہ مذہبی نے ۷ھ محرم کا واقعہ لکھا ہے عبدالرحمٰن کے قتل ہونے کا اور جس تابعی کا ذکر ہے عبدالرحمٰن بن عبدالقاری کا ان کی وفات ۸۵ھ یا ۸۸ یا ۸۷ سال میں ہوئی لکھا۔ اب ان کی پیدائش بھی لکھ دیتا تو یہ وہابی کے سارے ڈھول کا پول کھل جاتا اور وہ ہے ۹ھ میں عبدالرحمٰن بن عبدالقاری پیدا ہوئے وہابی اپنی عقل اور تاریخ سے نابلد ہونے پر گریبان چاک کر کے گھنٹہ گھر کے نیچے بیٹھ جائے ان کی پیدائش سے دو سال پہلے کا واقعہ ہے چلو بھر پانی میں ڈوب مرو یا توبہ کرو تابعی علیہ الرحمۃ کی شان میں بکواس کرنے سے اور رہی بات تکفیر کے ذوق و شوق سے فرحان ہونے کی تو وہابی تقویۃ الایمان اٹھائے جس میں دیوبندی بھی کافر ثابت ہوں گے اور دنیا بھر کے کروڑوں مسلمان اسلام سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے معاذ اللہ۔

صرف ایک حوالہ قادری چشتی نقشبندی سہروردی سلسلے بدعت اور یہود کی طرح ہیں۔ کیوں بھئی آج کتنے دیوبندی ہیں جو چاروں سلسلوں میں بیعت کراتے ہیں اور

اکابر دیوبند بھی کسی سلسلے میں ہیں۔ المہند میں ان سلسلوں کو تسلیم کر کے ان کا فیض تسلیم کیا ہے اب بتاؤ کہ گرو سچا یا چیلے۔ تقویۃ الایمان کو آگ لگا دو یہ مشورہ عامر عثمانی کا ہے کہ جان چھڑانے کی ایک ہی صورت ہے کہ ان کتابوں کو چوک میں رکھ کر آگ لگا دو تجلی دیوبند مگر یہ کیسے ہوسکتا ہے چلو اپنے امام کے فیصلے سے یہودی ہونے کا اقرار کرلو جبکہ سعودی تعلق تو ہے۔ وہابی صاحب نے تکفیر کا شوق ملاحظہ فرمایا اگر ابھی کسر باقی ہے کوئی جوتا......

وہابی نے اس بہتان میں دس غلطیاں و گستاخیاں کیں۔

۱۔ بغیر تحقیق کے بات کرنے والا جھوٹا ہے۔

۲۔ یہ بھی نہیں معلوم کہ صحابی ہے یا تابعی۔

۳۔ کتب اسماء الرجال سے بے خبری۔

۴۔ کتب تاریخ سے غفلت۔

۵۔ عبدالرحمٰن قاری کو عبدالرحمٰن بن عبدالقاری بنا دیا۔

۶۔ تابعی کو کافر کہا۔

۷۔ تابعی کو خنزیر کہا۔

۸۔ گستاخوں کو اہل حق کہا۔

۹۔ تابعی کو شیطان کہا۔

۱۰۔ انگریز کے ایجنٹ کو مجاہدین کہا۔

گستاخوں کی حمایت بھی گستاخی ہے۔

؎ جو چھو بھی دے سگ کوچہ تر اس کی نعش
تو پھر تو خلد میں ابلیس کا بنائیں مزار

اس پر دیوبندی علماء کے کفر کے فتوے محفوظ ہیں اور قاری طیب پر مفتی دیوبندی کا فتویٰ ملحد، بے دین، عیسائیت و قادیانیت کی روح بائیکاٹ کرنا چاہیے جب تک توبہ نہ کرلے حوالہ بشرط توبہ دکھانے کو تیار ہیں۔

غیروں سے کہا تم نے غیروں سے سنا تم نے
کچھ ہم سے کہا ہوتا کچھ ہم سے سنا ہوتا

صفحہ نمبر ۶۶ پر وہابی لکھتا ہے جس طرح قرآن کریم سے اس کی تفسیر کی گئی اس کی طرح لوح محفوظ بھی مراد لی گئی صدرالافاضل نے کتاب سے قرآن یا لوح محفوظ وغیرہ مفتی احمد یار خان نعیمی صاحب کتاب مراد قرآن یا لوح محفوظ ہے قرآن کریم میں ہر ہر چیز کی تفصیل واضح نہیں اگر لوح محفوظ ہے تو قطعی الثبوت والدلالۃ یا خبر متواتر سے ثابت کریں کہ حضور ﷺ کو لوح محفوظ کا مکمل و مفصل علم حاصل تھا وہ تھیلے سے باہر نکالیں راز ہی نہ رہے۔

سُنی: جب اس وہابی کو قرآن کریم میں قید یا تخصیص لگانے کی عموم میں دلیل نہ ملی تو اب لگا ہاتھ پاؤں مارنے کی لوح محفوظ بھی لکھا ہے مراد ہے ارے ظالم! جب تو قرآن کی آیات کا انکار کر چکا اب لوح محفوظ کو پھر دوسری کا ثبوت ہمارے ذمہ ہے مگر جب تم کسی کی نہیں مانتے تو اب کیسے مانو گے تم نے میں نہ مانوں کی گولی کھا رکھی ہے۔

جواب ثانی: جو وہابی اپنے لکھے ہوئے میں ہیر پھیر کرتا ہے اور تسلیم کرنے کے بعد پلٹ جاتا ہے خود اپنے خلاف حوالے دے رہا ہے کہ اس کی نفی ہے مگر دلیل اثبات کی ہے دوبارہ دیکھ لیں وہابی کی مکاری۔ صفحہ نمبر ۶۷ پر خود اس نے نقل کئے کہ کتاب میں ہر چیز کی وضاحت ہے یہاں بریکٹ میں (دینی) کی قید لگا دی جس کی دلیل وہابی کے ذمہ ہے (تخصیص وغیرہ) کی آگے لکھا ہے کہ قیاس کی حاجت نہیں۔ دوسرا حوالہ دیا کہ اس لئے قیاس کتاب کے خلاف نہیں پھر انکار کے الفاظ لکھ کر قیاس سے احکام کو ثابت ہونے کا کیا مطلب؟ دوسرے حوالے میں (اصولاً) کا لفظ اپنی طرف سے لگا دیئے جب ہر چیز قرآن میں دینی اور اصولاً کے الفاظ لکھے ہیں چلو تھوڑی دیر کیلئے بالفرض محال دیکھ لیں مگر وہابی اس کو بھی نہیں مانے گا اب کوئی بتائے کہ بتائیں کیا چلو کلی دینی اور اصولی چیزوں کا اقرار کرالیا اور خود بریکٹ میں یہ الفاظ لکھے مگر اگلے صفحہ پر انکار کر دیا لکھا

ہے وہابی نے کہ صفحہ ۶۸ پر نہ تو سب علوم عربیہ کا اور نہ غیر عربیہ کا اور ایسے علوم بے شمار ہیں دنیا میں کسی بھی عاقل اور اہل علم سے یہ بات مخفی نہیں۔

دیکھیں کہ دینی سے کلی علوم عربیہ ثابت ہے اصولاً سے تمام غیر عربیہ علوم ثابت ہوئے لیکن اپنے قلم و زبان سے لکھنے کے بعد بدل گیا اور انکار کر دیا اب کونسا جوتا بنایا جائے کہ کم از کم اپنے لکھے ہوئے کو تو مان لے۔ اور اس کی دوغلی پالیسی اسی صفحہ پر لکھا ہے کہ سب علوم قرآن میں واضح طور پر موجود نہیں ہیں اس کے ساتھ ہی لکھا کہ بلکہ ان کا قرآن کریم سے استنباط و استخراج کیا گیا ہے لفظ ان کا سب سے مراد سب علوم تسلیم کر لیا کہ استنباط و استخراج ہی مان لے قرآن کریم سے تاکہ کفر سے بچ جائے توبہ کرے۔ صفحہ نمبر ۴۱ پر آیت نقل کی لا تعلمھم نحن نعلمھم کی نص قطعی علم غیب ثابت کر چکے ہیں وہابی یہی آیت صفحہ نمبر ۶۹ پر بھی نقل کر دی اور یہ کہ یہ مفسرین کے اقوال نہیں اور نہ خبر اخبار ہیں ان سے کیا کیا جائے۔ وہابی کی عاجزانہ فریاد ترکش کے سارے تیر ختم ہو گئے۔

سُنی: چلو بھئی اس کی قطعی دلیل کا ایسا جواب عنایت کر دیں کہ اس کی نسلیں یاد رکھیں گی اور آئندہ بھی ان کا نام اپنی دلیل کیلئے استعمال کرنے یا جواب دینے کی ہمت نہ ہو۔ اور یہ وہابی مر تو سکتا ہے مگر ہماری کتاب کا جواب نہیں دے سکتا انشاء اللہ۔ اور یہ وہابی کی عمر بھر کی کمائی ہے نفی علم و غیب کیلئے۔

جواب نمبر ۱: یہ اس کے علم غیب عطائی بعض خبری اور اخبار و انباء الغیب تسلیم کیا ہے۔ اس اکابرین کا متفقہ فتوے المہند کے بھی خلاف تو جو عقیدہ قطعی قرآنی آیت کے خلاف ہے وہ انہوں نے کیوں تسلیم کیا سب پر فتویٰ مطلب ہے؟

جواب نمبر ۲: اگر تم نے اپنے اکابرین کو اور خود اپنے کو بچانے کیلئے بہانے بازی کی تو اس آیت کے خلاف تمہارا البعض علم غیب یا اخبار الغیب نہیں تو وہ ثبوت مرنے سے پہلے ضرور بتا دینا کہ راز راز نہ رہے؟

جواب نمبر ۳: اکابر دیوبند نے علم غیب عطائی کو جو زمانے مشرک لکھا ہے اس آیت میں

اگر نفی ہے تمہارے خلاف تو شرک کا ثبوت آیت کے کس الفاظ سے ہے۔

جواب نمبر۴: اس آیت کا نزول کے حساب سے آخر ہونا ثابت کر دیں کہ تکمیل قرآن اس پر ہوئی تو ہم سے ایک لاکھ روپے انعام حاصل کر لیں۔

جواب نمبر۵: جب چودہ سو سال بعد کے نجدی منافق کا اور شیطان کے سینگ طلوع ہونے کا علم ہے تو اس وقت کے منافق کیسے چھپے رہ سکتے ہیں۔ وہابی نے اپنی دلیل کو آیت کو فیصلہ کن اور آخری قرار دیا کہ جو منافقوں سے متعلق ہے۔

کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

اور وہی عقیدہ جو منافقوں کا تھا اور وہی الفاظ جو منافقوں کے تھے آج کے منافقوں نے وہی عقیدہ اور وہی الفاظ استعمال کیے کہ ''غیب کی کیا خبر محمد ﷺ کو'' (تقویۃ الایمان)

دیگر کتب وہابیہ مفسرین نے حضور ﷺ کیلئے منافقوں کا علم لکھا ہے تفسیر کبیر تفسیر ابوالسعود۔

جواب نمبر۶: دیوبندی شبیر احمد عثمانی نے بھی اس کو اپنی تفسیر میں نقل کیا ہے۔

جواب نمبر۷: اور وہ منافق تین سو مرد اور عورتیں ۷۰ تھیں جن کو مسجد نبوی سے نکالا گیا بعض کو دھکے دے کر نکالا یہ حدیث حسن ہے جو قابل احتجاج ہوتی ہے۔

جواب نمبر۸: وہابی نے جس کو آخری سورۃ کہا اس کے بعد سورۂ بقرہ کا ثبوت اثبات کتاب میں ہے۔

جواب نمبر۹: جن سورتوں کا نزول سورۂ توبہ سے قبل شروع ہو چکا تھا ان کا بعد سورۂ توبہ بھی نازل ہوئی تفسیر بیضاوی میں آنکھیں کھول کر پڑھ لو۔

جواب نمبر۱۰: اس میں بھی دیگر آیات کی طرح ذاتی کی نفی ہے عطائی کی نہیں۔

جواب نمبر۱۱: فتری الذین فی قلوبھم مرضٌ سے بھی منافقوں کا علم ہونا ثابت ہے۔

جواب نمبر۱۲: دوسری آیت فی لحن القول سے بھی منافقوں کی پہچان کا علم ثابت ہوا اس کی تفسیر عثمانی سے بھی ثابت ہے کہ خبردار کیا گیا۔

جواب نمبر ۱۳: وہابی نے تفسیر روح المعانی کا حوالہ دیا تھا کہ جس میں اولیاء کرام نیک ولد اور مومن و کافر کی پہچان لیتے تھے ازالہ صفحہ ۳۱۲۔ کیوں جناب! آقائے دو عالم کو علم نہ ہوا اور اولیاء کرام کو ہو جائے کچھ عقل نام کی چیز ہے۔

جواب نمبر ۱۴: وہابی کی پیش کردہ آیت مطلق تفسیر سے منسوخ ہے جو کہ موخر و مقدم کے لئے ناسخ ہو جاتی ہے۔

جواب نمبر ۱۵: وہابی نے ازالہ میں قیامت کے دن کا واقعہ نقل کیا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا۔ الخ۔ لکھتا ہے کہ یہ واقعہ دخول جنت و نار سے پہلے کا ہے چل اتنا بھی علم مان لیا تو جو آیت منافقین کی نفی میں پیش کی ہے وہ استدلال خود ہی باطل کر دیا۔ پھر حوض کوثر والی حدیث نقل کی کہ کچھ لوگ آئیں گے وغیرہ۔ الخ۔ یہاں بھی اپنی قطعی دلیل کے خلاف حدیث نقل کر دی جس کو قطعی الثبوت لکھا ہے صفحہ نمبر ۴۰۰ پر اب بتاؤ کہ آخر قطعی دلیل ہے کونسی دو میں سے ایک تسلیم کر کے دوسری سے توبہ کرو۔

جواب نمبر ۱۶: حیرت ہے منافقین کے علم کا انکار کیا مگر قیامت کے واقعات مان لئے جس سے منافقین کا علم ثابت ہوتا ہے اور جنت و نار کے علم کا انکار کیا جس سے قیامت کے واقعہ کا علم غیب ثابت ہو گیا ہم کو قطعی دلیل کا جواب دینے کی زحمت سے بچا لیا خود ہی اپنی دلیل کے خلاف لکھ دیا یہ خدا کی مار ہے۔

وہابی نے آیت وما علمناہ اشعر۔ بھی نقل کی صفحہ ۶۹ پر۔

سُنی: وہابی کو اس کی پوری جماعت میں یہ بتلانے والا کوئی بھی نہیں کہ ان کا مطلب کیا ہے؟ خود کیسے کیسے اشعار لکھ رہا ہے کیا اس کو علم نہیں؟ اگر نہیں تو جاہل ہونا مبارک ہو اگر علم ہے تو شرم کرو امتی جانتا ہے مگر نبی علیہ السلام کی نفی کرتا ہے۔ آیت کا مطلب یہ کہ ہم نے آپ کو شعر گوئی کا ملکہ نہ دیا یہ مطلب نہیں کہ علم شعر کی نفی ہو اب یہ ثبوت کتنی تفاسیر سے نقل کریں اور یہ مان جائے گا حدیث میں ہے شعر ایک کلام ہے اگر اچھا ہے شعر اچھا اور برا ہے (مشکوٰۃ) اتفاق کہہ لیں کہ اس صفحہ پر وہابی نے شعر لکھا ہے صفحہ نمبر ۶۹ پر کہ

تمناؤ میں الجھایا گیا ہوں
کھلونے دے کر بہلایا گیا ہوں

وہابی کی عمر کھلونے سے کھیلنے میں گزری ابھی تک کھیل رہا ہے بیچارہ ابھی آپ کی عمر ہی کیا جاؤ کھیلو یہ لو کھلونا اور اگر نفی علم غیب مانتا ہے تو پہلے اپنے اکابر پر شرک کا فتوئ لگائے جو مانتے ہیں۔

وہابی نے تیسری آیت یہ بھی لکھی کہ و منهم من لم نقصصهم الخ۔

کتنے ہی رسول ہم نے بھیجے جن میں بعض کے حالات ہم نے آپ کو نہ بتائے۔

سُنی: یہ بھی وہابی کے اقرار الغیب کے خلاف ہے اور دیوبند کے اکابرین کے خلاف ہے پہلے اس تضاد کو دور کر کے توبہ کرو اور اپنا متفقہ عقیدہ لکھ کر دو کہ وہ کس اکابر کے خلاف نہ ہو؟ پھر کوئی دلیل دے کر پوچھ تا کہ اختلاف کا حل ہو جائے اس آیت کا جواب معراج شریف کا واقعہ ہی دیکھ لو اور بتاؤ وہ کون سے نبی ورسول تھے جن کا ذکر اور علم اور زیارت نہ ہوئی علم العین اور علم الحق سب تو گرادیا مزید تفصیل اثبات علم الغیب میں جواب دیا گیا تھا لیکن وہابی کو کسی قیمت اور کسی دلیل کو ماننا تو ایک طرف ان کا ذکر بھی نہ کیا اظہار میں۔

قارئین کرام ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ جو دعویٰ سرفراز نے اپنے عقیدہ ازالة الیب عن عقیدہ علم الغیب نام سے ظاہر ہے اور اس میں بھی اظہار العیب کے صفحہ نمبر ۶ پر عقیدہ وعبارت نقل کی ہے وہ یہ ہے کہ اور ما کان و ما یکون سے ہمارے نزدیک غیب کی وہ خبریں مراد ہیں جس حضور ﷺ کی بعثت سے قبل اور تا قیامت آنے والے واقعات سے تعلق رکھتی ہیں یہ اول ہے (مگر ساتھ ہی عادت سرقہ وبغض وعناد لکھا ہے) ان کی علم غیب وار جمیع ما کان و ما یکون سے کوئی نسبت نہیں اول کے ہم قائل اور ثانی کے منکر ہیں۔ یہ ثانی ہے دونوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے بس یہاں سے ہم اس وہابی سے چند سوالات کرتے ہیں کہ۔

۱۔ ما کان و ما یکون کی وضاحت کرو؟

۲۔ یہ ما کان وما یکون کی تکمیل کب ہوئی؟

۳۔ اور کس کس آیت سے ہوئی۔

۴۔ اور یہ عقیدہ ما کان وما یکون کا دیوبند کے خلاف ہے؟

اس تضاد کو ختم کر کے ایک متفقہ عقیدہ اب بنالو جو کسی اکابر کے خلاف بلکہ تمہارے بھی خلاف نہ ہو؟ عطائی وذاتی کے متعلق بھی متفقہ اپنی اور اپنے اکابر کی تحریر پیش کرو جس میں تضاد نہ ہو؟ اور جتنے دلائل نفی علم غیب کیلئے دیتے ہو اس میں انباء الغیب واخبار الغیب کی نفی کیوں نہیں ہوئی وہ کس دلیل سے مستثناء ہیں؟ اور علم کا لفظ تم کو موت سے زیادہ تکلیف دیتا ہے مگر علوم غیبیہ لکھ کر تم نے کس کو دھوکہ دیا ہے آخر تمہارا ضمیر تم پر ملامت کرتا ہوگا کہ ظالم کب تک انکار واقرار کے شیطانی چکر سے لوگوں کو گمراہ کرتے رہو گے بہر حال جب تک اپنا متفقہ عقیدہ بنا کر بیان نہیں کرو گے خود بھی ذلت اٹھاؤ گے اور اپنی جماعت واولاد کیلئے بھی ذلت کا سامان بنو رہو گے۔

وہابی نے صفحہ نمبر ۶۹ پر لکھا ہے کہ کتاب اللہ کے مطلق وعام کو ایک مفسر کے قول سے مقید ومخصوص کر دیا جائے۔

سُنی: چلو ایک مفسر سے نہیں کرتے بتاؤ کتنے مفسر کریں جو تعداد تم مقرر کر لو ہم ان سے ثبوت دیتے ہیں دوسرا یہ کہ خود تم نے مقید ومخصوص جو کیا ہے وہ تو کسی ایک مفسر سے بھی نہیں سوائے تمہارے۔

وہابی نے علم سحر، سیمیا وغیرہ کو ناپاک علوم لکھا ہے اس علم کو ناپاک کس مفسر نے لکھا؟

صفحہ نمبر ۲۶ پر لکھا ہے کہ بعض چیزیں تو قرآن کے شان کے لائق نہیں۔

وہ کونسی چیزیں کہاں ہیں مفسرین نے ان کے نام بتا کر کہیں لکھا ہو۔

کیا وہ اشیاء کا علم اللہ تعالیٰ کو ہے یا نہیں؟

اگر نہیں تو فتویٰ مطلوب ہے شرعی؟

اگر کہو ہاں تو اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق کیسے؟

اگر اللہ تعالیٰ کے علم میں قرآن کریم کی شان کے لائق کیوں نہیں ہے؟ حوالے دو؟
صفحہ نمبر ۶۰ پر لکھا ہے سب جائز و ناجائز علوم داخل اور شامل یہ وہابی نے طعن کیا ہے قرآن کریم پر۔

کیا وہ علوم جائز و ناجائز اللہ تعالیٰ کو ہیں یا نہیں؟ ناپاک علوم تم جانتے ہو یا نہیں؟ اگر نہیں تو جاہل کو امام یا شیخ الحدیث کون کہتا ہے۔ جس کو ناپاکی کے مسائل معلوم نہ ہوں وہ کیسے تمیز کرے گا پاک ہونے کی اگر ناپاکی کے مسائل جاننا ناپاکی کی علامت ہے تو پہلے تم ناپاکی کے مسائل سے توبہ کرو کہ تم ناپاک ہو اور ناپاک کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔ یہ تمہارے بیان کردہ عبارت کی خرابی وہابی کا نا ماننے میں ایک تیر نسخہ کیمیا یہ ہے کہ یہ تو غیر معصوم ہیں۔

صفحہ نمبر ۷۰ پر لکھا وہابی نے مفسرین نے امور دین کی قید اپنی طرف سے نہیں لگائیں بلکہ خود نصوص کے پیش نظر لگائیں۔

سُنی: جس کو یہ قید سمجھ رہا ہے یا لگا رہا ہے اپنی طرف سے یہی ظلم ہے اور دنیا و دین کو الگ الگ کر رہا ہے صرف اپنے فاسد خیالات کی وجہ سے ورنہ بتائے دنیا کے وہ کونسے امور ہیں جن کا تعلق دین سے نہیں؟ وہ مفسر اور ان کی عبارتیں کہاں ہیں جو دین و دنیا کو الگ کہتے ہیں؟ کوئی ایک تو نقل کر دیتے؟ اور وہ حدیث کہاں ہے کہ مجھ سے دین کا سوال کرو دنیا کے مسائل کیلئے نہیں آیا۔ صفحہ ۷۱ پر تابیر نخل کھجوروں کی پیوندکاری کا مسئلہ میں حدیث نقل کی کہ ''تم دنیوی معاملات مجھ سے زیادہ جانتے ہو''۔ اور کہا کہ حضور ﷺ کی بعثت کا مقصد دینی امور کی تکمیل تھی نہ کہ دنیوی امور جو نبوت سے غیر متعلق ہیں۔

سُنی: ظالم اس مسئلہ پر اتنے جوتے کھا چکے ہو کہ اب بغیر جوتے کے گزارا ہی نہیں اس حدیث کی شرح میں علامہ علی قادری علیہ الرحمۃ جو ہوابی کو مسلم ہیں لکھا ہے آپ کو دنیا و دین کی تمام مصلحتوں پر اطلاع دے کر خاص کیا ہے۔ شرح شفاء۔ اس محدث کا انکار کر دو۔ اور اللہ تعالیٰ نے میرے لئے دنیا کو ظاہر فرمایا بس دنیا کی طرف اور جو کچھ

قیامت تک ہونے والا ہے سب کی طرف دیکھ رہا ہوں شفاء کی شرح میں اندھوں کو نظر آیا آخر وہابی جو ہوئے۔

صفحہ نمبر ۷۱ پر وہابی نے مائدہ کی آیات نقل کی ترجمہ کی ہے جس میں ہے کہ: ایمان والو! ایسی باتیں نہ پوچھو جو تم پر ظاہر کی جائیں تو تمہیں بری لگیں اور اگر انہیں اس وقت پوچھو گے کہ قرآن اتر رہا ہے۔ الخ۔ پر حدیث نقل کی کہ لایعنی باتوں غیر ضروری سوال کرتے تھے لوگ۔

سُنی: آیت میں ایک قرآن کے نزول کی وجہ سے منع کی اس سے وہابی کا مدعا کسی بھی طرح ثابت نہیں اور نہ موضوع بحث ہے دوسری بات ایسی باتیں نہ پوچھو جو تم پر ظاہر کی جائیں تو تم کو بری لگین یہ تمہاری دلیل ہے کہ لفظ ظاہر سے علم ثابت ہو گیا ظاہر نہ کرنا بھی عدم علم کی دلیل نہیں یہ بات وہابی اچھی طرح جانتا ہے اور حدیث میں لایعنی باتوں کو منع کیا نہیں فرمایا کہ ہم کو علم نہیں حالانکہ یہ اللہ کا فرمان ہے وہابی بتائے کہ اللہ کو کون سی باتوں کو علم نہیں معاذ اللہ۔ یہاں جو تخصیص وہابی ثابت کرنے کی کوشش کر رہا ہے اس کا علم غیب نفی سے کیا تعلق ہے اور اگر ہے تو وہابی کے اقراری علم غیب انباء الغیب کے بھی خلاف ہے۔

صفحہ نمبر ۷۴ پر وہابی نے لکھا ہے کہ نفی علم غیب پر استدلال کرتے ہوئے لاتعلمھم نحن نعلمھم سے بحث کی ہے۔

سُنی: وہابی صاحب یا پنڈت کی منتر پڑھ کر مدہوش نہ ہو یہ آیت تمہارے اقرار علوم غیبیہ کے خلاف ہے اور تمہارے اقرار ماکان ویکون قیامت تک جو اخبار الغیب مانا ہے اس کے بھی خلاف ہے اس کا جواب کب دو گے؟

صفحہ نمبر ۷۵ پر منافقوں کے علم نہ ہونے پر وہابی کو بڑا فخر ہے کیوں نہ ہو ان کے بڑے بزرگ جد ہوئے اور مسجد سے دھکے دے کر نکالے گئے تھے اس کا بدلہ بھی تو لینا ہے وہابی نے جبکہ پندرہ منافقوں کا علم وہابی نے ازالۃ میں تسلیم کر لیا وہ قطعی دلیل خود ہی توڑ دی اور کئی جگہ اقرار علم غیب قیامت تک ماکان وما یکون وہابی بتائے لاتعلمھم. کی

آیت نفی علم غیب کیلئے ہے تو علم غیبیہ، انباء الغیب، ما کان وما کون کیسے خارج ہو گئے حوالہ، دلیل، ثبوت، یا توبہ، یا موت۔

وہابی نے لکھا صفحہ نمبر ۷۶ پر ازالۃ الریب میں دلائل کے انبار موجود ہیں۔

سُنی: بالکل درست کہا جناب علم غیب کے اثبات میں واقعی انبار موجود ہیں اب بتاؤ یہ انبار تمہارے خلاف ہتھیار بن گئے اور ایٹمی دھماکہ ہو گیا۔

وہابی نے لکھا کہ لفظ کل کی بحث میں دیکھ لیں گے۔

سُنی: ابھی تک بعض علم غیب میں نفی ثابت نہ کر سکے بلکہ اقرار کر لیا اور یہی حشر آگے ہو گا انشاء اللہ۔

صفحہ نمبر ۷۹ پر وہابی نے لکھا کہ لوح محفوظ میں تمام چیزیں درج ہیں لیکن لوح محفوظ کی تمام چیزیں قرآن میں درج نہیں ہیں اور نہ اس کی شان کے لائق ہیں کیونکہ لوح محفوظ ہیں تو علم سحرہ سیمیا وغیرہ ناپاک علوم بھی درج ہیں قرآن ایسے ناپاک علوم سے قطعاً پاک ہے۔

سُنی: لیجئے قارئین کرام! دوغلی پالیسی آپ بھی دیکھ لیں اور اسکی اولاد بھی کہ جو علوم قرآن کے لائق نہیں وہ لوح محفوظ کے لائق کیسے ہو گئے اس کی دلیل مرنے سے پہلے وہابی ضرور بتائے؟ اور ناپاک علوم سے قرآن پاک ہے اور لوح محفوظ ناپاک علم کی وجہ سے ناپاک ہو گئی کچھ شرم و غیرت ہے اس وہابی میں صرف اتنا بتا دیں خط لکھ کر کہ جو ناپاک علوم لوح میں درج ہیں وہ کس نے کس کے حکم سے لکھے یا آ گئے؟ بس فیصلہ ہو گیا۔ جو علوم حضور ﷺ کے لائق نہیں قرآن کے لائق نہیں وہ لوح اور اللہ تعالیٰ کے کیسے لائق ہو گئے؟

وہابی شاید ہمارے الفاظ کو بیان کر کے کہہ سکتا ہے کہ دیکھو جی کیا لکھ دیا اس لئے ہم یہ بات لکھ رہے ہیں کہ یہ جو کچھ لکھا ہے وہابی کے الفاظ پر سوال ہے۔ تا کہ یہ دھوکہ نہ دے سکے۔ دوسرے یہ کہ تمام چیزیں درج ہیں لوح محفوظ میں تو کسی آیت و حدیث میں ہے

وہابی ایک حوالہ دکھادے یعنی ہر ہر چیز کا روشن بیان لوح محفوظ میں مان لیا اس کی دلیل ہم دیکھنا چاہتے ہیں لاؤ کسی انسان کی اولاد ہو تو مرنے سے پہلے ضرور قرض اتار دینا۔

تیسرا یہ کہ تمام چیزیں درج مان لیں اب صرف دلیل باقی ہے اور وہ ہے قرآن یا حدیث۔ اور وہ علوم وہابی لکھ چکا ہے کہ قرآن کی شان کے قطعاً لائق نہیں اور حضور ﷺ کے لائق نہیں اب اس کو کس ذرائع سے پتہ چلا کہ تمام چیزیں لوح محفوظ میں درج ہیں جواب دو؟

چوتھا یہ کہ لوح محفوظ میں تمام کے الفاظ سے وہابی نے کلی علم تسلیم کر لیا جو اللہ تعالیٰ کا خاصہ کہنے والے اب لوح محفوظ کیلئے تسلیم کیا بتاؤ حضور ﷺ لوح محفوظ سے زیادہ افضل و اعلیٰ علم میں ہیں یا نہیں۔

اور لوح محفوظ بھی نوری ہے اور خاصہ کا مطلب تو آپ جانتے ہوں گے کہ جو اللہ کا خاصہ ہے وہ دوسرے میں ثابت کرنا شرک ہے شرک فی الاعلم ہو یا نہیں؟

صفحہ نمبر ۸۲ پر بھی لوح محفوظ کا علم سارا حضور ﷺ کیلئے ثابت نہیں وہابی۔

سُنی: پہلے یہ تو ثابت کرو کہ لوح محفوظ میں کلی علم کس دلیل سے معلوم ہوا؟ شاباش ہمت کرو۔ ہیر پھیر کرو قیاس شیطانی استعمال کرو بس جواب دو؟ تمام زندہ و مردہ وہابی جمع ہو کر دلیل پیش کریں؟

صفحہ نمبر ۸۵ پر وہابی نے من گھڑت الفاظ مؤلف اثبات کی طرف لکھے بھول و نسیان ہو جائے تو اس وقت تو آپ کو علم غیب نہ رہا (تو اس وقت آپ کو علم غیب نہ رہا) مذکورہ بریکٹ میں الفاظ علامہ صاحب کے نہیں شرفراز وہابی نجدی خارجی نے اپنی طرف سے یہ الفاظ من گھڑت لکھ کر واقعی یہ ثابت کر دیا کہ اکابر دیوبند نے من گھڑت کتابیں لکھ کر منسوب کر دیں تھیں۔ وہابی اثبات کے صفحہ نمبر ۳۸ اور صفحہ نمبر ۳۹ کی عبارتیں بھی نقل کیں ہیں مگر یہ الفاظ نہ اثبات میں ہیں اور نہ ہی وہابی کے نقل کردہ صفحہ نمبر ۸۴ پر اور صفحہ نمبر ۳۴ پر اثبات کے صفحہ نمبر ۳۸ پر صفحہ نمبر ۳۹ کا حوالہ اور عبارتیں نقل

کیں وہابی اپنے استاد کا نام بتائے جس نے م گھڑت لکھنے کا عمل بتایا۔ حقیقت میں اظہار العیب وہ آئین ہے جس میں وہابی کے تمام عیوب جمع ہیں اور اقرار الغیب سے یہی بتاتا ہے کہ لو اپنی شکل دیکھ لو۔

آئینہ ان کو دکھایا تو برا مان گئے

صفحہ نمبر ۸۵ سے صفحہ نمبر ۹۰ تک نسیان کے مسئلہ پر حوالہ نقل کئے اور تضاد ثابت کرنے کی کوشش کی اور لکھا کہ صفحہ ۸۶ پر کہ عدم نسیان تو صرف رب تعالیٰ ک خاصہ ہے اس وہابی کو چاہئے کہ پہلے اللہ تعالیٰ کے عدم نسیان کا فیصلہ کر لے پھر حضور ﷺ کے نسیان کے متعلق بحث چلے گی۔

دیوبندی مترجم میں وہ اللہ کو بھول گئے سو اللہ ان کو بھول گیا۔

وہابی کو چاہے پہلے اللہ پر ایمان درست کرے اس غلطی کا اعلان کرے توبہ کرے ترجمہ درست کرے پھر آئے میدان میں؟

یہاں تک باب اول بجواب باب اوّل ختم ہوا۔

باب دوم صفحہ ۹۶ سے صفحہ ۱۲۸ پر ختم ہوا۔

اور باب سوم صفحہ ۱۲۹ سے صفحہ نمبر ۲۱۵ پر ختم ہوا۔

کیونکہ یہ سیاسی باب ہے ور اس سے متعلق ہارے اکابر اتنی کتابیں لکھ چکے ہیں جن کا کوئی حساب نہیں اور بعض کتابیں ابھی تک قرض ہیں وہابیوں پر جس میں دیوبندی مذہب سرفہرست ہے ہمیں اس کا جواب مطلوب ہے شاید کوئی مرد ہوان کی جماعت دیوبند میں تو وہ ضرور ان کا جواب دے کر دکھائے ہم اس کا جواب دیکھنے اور جواب دینے کیلئے تیار ہیں۔

ایک سوال سیاسی حوالے سے جس کا جواب ان کے بیٹے سے پوچھ لیتے ہیں جنہوں نے حصہ سوم لکھا ہے وہ ایک انگریز تو دہلی میں موجود تھا پھر بالا کوٹ کس کے حکم پر گئے؟ کیا دہلی کے انگریز سے جہاد فرض نہ تھا؟ سیاسی شعبدہ بازی کیسی ہوگی یہ تو دین

میں قلابازیاں کھانے سے زیادہ من گھڑت افسانے تیار کیے ہوں گے اور تحقیق کے نام پر جو زہر گھولا ہوگا وہ صرف ایک حوالے میں نظر آگیا۔ چلتے چلتے جواب پر نظر پڑی جو صفحہ نمبر ۱۷۱ پر کہ انگریز گھوڑے پر سوار ہو کر چند پالکیوں میں کھانا لے کر آیا۔

جواب: انگریز گھوڑ پر سوار کھانا رکھے قریب آیا حضرت نے کشتی پر سے جواب دیا کہ میں یہاں ہوں اور مزاج پرسی کے بعد کہا تین روز سے میں اپنے ملازم یہاں کھڑے کر دیئے تھے اطلاع پاکر غروب آفتاب کھانے کی تیار میں مصروف رہا اور کھانا لے کر قافلہ میں تقسیم کر دیا اور انگریز دو تین گھنٹے ٹھہر کر چلا گیا۔

تحقیق سے معلوم ہوا کہ یہ انگریز کمپنی کے ملازمین میں نہ تھا بلکہ نیل کا ایک تاجر تھا۔

سُنی: یہ نہیں بتایا کہ یہ تحقیقی الفاظ کس کے ہیں عبارت میں انگریز ہے تحقیق میں نیل کا تاجر ہے تین روز سے اس کے ملازم کھڑے تھے انتظار میں اور دریائے نیل تو مصر میں ہے سید صاحب نے یہ نہیں پوچھا کہ تم نیل سے کیسے آئے ہو میرے مہمان ہو تین دفعہ عبارت میں انگریز لکھا ہے۔ انہوں نے نیل کا تاجر بنا دیا۔

اس سے اچھی تحقیق تو یہ تھی کہ یہ مدرسہ دیوبند کے طالب علموں میں سے تھا بات ختم ہو جاتی مگر جو مسئلہ کتاب کی عبارت سے حل ہوتا ہے وہ کسی تحقیق سے حل نہیں ہو سکتا ایسی تحقیقی شاہکار کہیں اور نہ ملیں گے۔

باب چہارم بجواب باب چہارم

جو صفحہ نمبر ۲۱۶ سے صفحہ نمبر ۲۳۸ تک ہے

جس میں وہابی نے سابقہ عبارتوں کو ذرا سا تبدیل کر کے دوسرا انداز میں دہرایا مگر اپنے لئے اور مصیبت اور اپنی اولاد کیلئے سب سے بڑی مصیبت کھڑی کر دی وہابی نے اپنے جماعت کے اختلاف کی بات کی مگر جو ہم نے تضاد و اختلاف بیان کر چکے ہیں ان کا جواب مطلوب ہے اور کچھ ہم آگے نقل کریں گے ان کو بھی حل کر دیں تا کہ ہماری تسلی ہو جائے پھر ہم اس ایک گروہ سے دلائل کی دنیا میں فیصلہ کن گفتگو کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

صفحہ نمبر ۲۱۷ پر وہابی نے لکھا کہ ہم نے ان کے علماء کے تضاد ازالۃ میں لکھے جن کا جواب پی گئے۔

سُنی: جس دن وہابی کو تضاد کی حقیقت پتہ چل جائے گی اس دن تضاد ثابت ہو گا پھر ہم بھی دیکھ لیں کیسا تضاد ہے اور معقول جواب عنایت کریں گے۔

وہابی نے اس صفحہ پر لکھا ہے اعلیٰ حضرت ہی کے دو متضاد عبارتیں نقل کرتے ہیں کہ ایک طرف یہ کہ جمیع ما کان وما یکون از ابتدائے آفرینش تا دخول جنت و نار بلکہ اس سے کچھ زائد الخ حالات اور واقعات دوسری طرف یہ کہ

خدا نے کیا تجھ کو آگاہ سب سے
دو عالم میں جو کچھ جلی و خفی ہے

سُنی: اس کو وہابی تضاد کہہ رہا ہے ہم نے پہلے ہی کہا تھا جس کو تضاد کہتے ہیں وہ اس وہابی کو نہیں معلوم اور اردو عبارت بھی نہیں سمجھ سکتا اور اشعار تو بالکل ہی نہیں سمجھتا بلکہ جو کچھ عبارت میں ہے وہ اشعار میں ہے اور جو اشعار میں ہے وہ عبارت میں ہے یا اشعار کی وضاحت عبارت میں سمجھ لیں لیکن تضاد کا تعلق کسی لفظ سے بھی ثابت نہیں ہوتا۔

وہابی صفحہ نمبر ۲۱۹ پر کہ کب ملا اس میں اختلاف پیش کرتا ہے کہ حضور ﷺ کو علم غیب کی تکمیل قرآن کے ساتھ عطا ہوئی۔ الخ۔

دوسری طرف خان صاحب علم غیب پر استدلال کرتے ہیں جو مکی سورتیں ہیں وما هو علی الغیب بضنین علم الغیب فلا یظهر علیٰ غیبه احد الا من ارتضیٰ من رسول.

سُنی: یہاں بھی کسی عقل مند سے فیصلہ کراؤ اور دعویٰ اس کے سامنے رکھ کر دونوں قسم کی عبارتیں رکھ کر پوچھو تو وہ انصاف سے کہے گا کوئی اختلاف نہیں

تضاد کسے کہتے ہیں آؤ آنکھیں کھول را اور کان کھول کر سنتے اور دیکھتے جاؤ۔ ایک بات کا جواب چلتے چلتے دے جاؤ کہ الجد دپر معلوم نہیں کہ الجد مضاف پر الف لام کیسے

آ گیا؟ مؤلف مذکور کی نحودانی ممکن ہے کہ وہ یہ غلطی کاتب کے سر تھوپ دیں۔ صفدر۔

سُنی: یہ نحودانی کا کرشمہ دیوبندی سعید احمد اکبر آبادی برہان میں لکھتے تھانوی کو المجد داس کے بارے میں کیا خیال ہے جناب وہابی کا؟

کہ ایک وہابی خارجی کہتا ہے۔ عطائی کہنا بھی باطل ہے۔ دوسرا وہابی کہتا ہے جو مانے وہ صریح شرک۔

تیسرا وہابی کہتا ہے۔ ہم علم غیب مانتے ہی نہیں۔

چوتھا وہابی کہتا ہے حضور ﷺ کو غیب کی کیا خبر۔

پانچواں وہابی کہتا ہے کہ کفر و شرک ہے۔

چھٹا وہابی کہتا ہے عطائی وغیرہ سے شرک ثابت ہوتا ہے۔

ساتواں وہابی کہتا ہے علم غیب خاصہ حق تعالیٰ ہے۔

آٹھواں وہابی کہتا ہے۔ عطائی وذاتی چور دروازہ ہے۔

یہ حوالے تقویۃ الایمان فتاویٰ رشیدیہ، وہابی شرفراز کی کتاب وتحریر مزید شرفراز وہابی کے حوالے۔

(۱)۔ انبیاء علیہم السلام سب کو علم غیب جانتے ہیں شرک قبیح جلی ہوگا۔

(۲)۔ ما کان وما یکون عطائی ماننے والوں کو مشرک و کافر کہا ہے۔

(۳)۔ قائل آپ کیلئے صفت علم غیب ثابت کرتا ہے کافر ہے۔

(۴)۔ غیب ایک جزی بھی حضور ﷺ کیلئے بھی تسلیم کرنا خاص کفر ہے۔

(۵)۔ علم غیب کسی کیلئے بھی ماننا کفر و شرک ہے۔

یہ پانچ حوالے شرفراز کے ازالۃ الریب میں موجود ہیں۔

آپ نمیں دیوبندی کے فتاوے کفر ملاحظہ ہوں۔

یہ تضاد جو ایک صفحہ پہلے ہم نے نقل کئے اب دوسرا مندرجہ ذیل ہے۔

(۱)۔ ہم بعض علوم غیبیہ باطلاع اللہ تعالیٰ۔ حضور بلکہ تمام انبیاء کرام کیلئے تسلیم کرتے

ہیں۔تفریح الخواطر۔

(۲)۔ماکان ویکون کا علم اللہ تعالیٰ نے آپ کو دیا۔ازالۃ۔

(۳)۔اکوان غیبیہ میں بہت سے جزئیات کا علم آپ کو عطا کیا ہے۔ایضاً۔

(۴)۔بعض جزئیات کا علم باعلام اللہ بعض بعض اولیاء کو بھی ہوتا ہے۔ایضاً۔

(۵)۔بعض جزئیات کا علم غیر اللہ کیلئے ثابت ہوگا وہ صرف جزی علم ہوگا۔ایضاً۔

(۶)۔مطیبات کا مطلق علم۔انبیاء سے اس کی نفی۔

(۷)۔علوم غیبیہ جزئیہ کمالات نبوت میں داخل ہونے کا کوئی مسلمان منکر نہیں۔نہ تھانوی اور نہ سرفراز۔اظہار۔

(۸)۔علوم غیبیہ جزئیہ حضور ﷺ و دیگر انبیاء کرام کیلئے اثبات۔

(۹)۔ہمارے نزدیک غیب کی وہ خبریں مراد ہیں جو حضور ﷺ کی بعثت سے قبل اور تا قیامت آنے والے واقعات سے تعلق ہے۔ایضاً۔

(۱۰)۔ہم انباء الغیب کے قائل ہیں۔اظہار الغیب۔

وہابی اور اسی اولاد جواب دے جس کو دیکھ کر ایک بچہ یا ادنیٰ طالب بھی پکار اٹھے گا کہ یہ تضاد ہے اس سے بچ کر دکھاؤ کب تک دو منہ دو زبانیں دو فتوے بلکہ تین فتوے سے دھوکہ دیتے رہوگے۔

(۱)۔پہلے خاصہ حق تعالیٰ کے متعلق جواب دو۔

(۲)۔اس کے بعد ذاتی و عطائی کا فیصلہ کرو۔

(۳)۔پھر بعض اخبار الغیب انباء الغیب کا بتاؤ۔

(۴)۔پھر علم یا علوم غیبیہ کا فیصلہ کرو؟

(۵)۔پھر جزی اور ماکان و مایکون کا دوٹوک جواب دو؟

(۶)۔اور یہ فیصلہ بھی کرو کہ متفقہ عقیدہ ہے کون سا جس کے خلاف اپنی تمام کتابوں سے برأت کا اظہار کرو؟

ابھی دس دس حوالے نفی اور اثبات میں اور ہیں ان کے بعد اس کا فیصلہ بھی ہوگا۔
حالانکہ ان دونوں قسم کی تضاد عبارتوں میں وہابی پر کفر و شرک فتویٰ اپنا بھی ہے اور اکابرین کا بھی لگتا ہے۔ اب دیکھتے ہیں کہ یہ تضاد اس کی اولاد کو بھی نظر آتا ہے یا نہیں؟ بہر حال جواب تو دینا پڑے گا اور وہابی کو اپنا متفقہ عقیدہ بتانا پڑے گا قارئین کرام دیکھ لیں آج تک ان کا متفقہ عقیدہ بن سکا اور نہ بن سکتا ہے انشاء اللہ۔

یہ ان شریر اونٹوں میں ہیں جن کی کوئی کل سیدھی نہیں لیکن اب آیا اونٹ پہاڑ کے نیچے سابقہ صفحات میں دیگر تضاد بھی لکھا ہے وہ وہاں ملاحظہ کریں۔ ہم کو اس کا جواب بھی مطلوب ہے؟ وہابی صاحب اس کو کہتے ہیں عبارت میں تضاد پراگندگی اور اختلاف کیا سمجھے؟

اور جو عقیدہ بیان کریں یہ وہابی تو یہ بھی بتائیں کہ کب ملا۔ کتنا ملا۔ کب تک ملا۔ کہاں تک ملا۔ بحوالہ۔ قرآن وحدیث اجماع قیاس۔

صفحہ نمبر ۲۲۳ پر وہابی نے آخری تیر بار بار چھوڑا کہ "سورۃ توبہ آخری ہے منافقین کا علم نہ تھا اس کے بعد قرآن کریم اور خبر متواتر میں ایک لفظ بھی نازل نہیں ہوا۔ الخ۔

سُنی: وہابی کا یہ دعویٰ قطعی بھی ہے اور آخری تیر بھی اس کے بعد اس کی جھولی خالی بھی ہے قرآنی دلائل سے اور احادیث سے بھی شاید اس مسئلہ پر کوئی اور کتاب نہ لکھ سکے اور کوئی دلیل نہ دے سکے۔ اب اس کا شیشہ کی طرح چکنا چور دعویٰ ملاحظہ کریں خود اس کے قلم سے۔

ہمارے نزدیک بعثت سے قبل اور قیامت تک واقعات وہ غیب کی خبریں ہیں مراد ہیں۔

دوسرا حوالہ: ما کان وما یکون کا علم اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے یہ حوالے اسی اظہار میں ہیں۔ بتاؤ منافقین کے بعد قیامت نے آنا ہے اور تم اس کے قائل ہوگئے۔ وہ کونسی وحی ہے جس سے قیامت کے واقعات کا علم ہے یا نہیں ہے تو شرم کرو نہیں تو دلیل پیش کرو

اگر سچے ہو؟

وہابی نے اس صفحہ پر لکھا کہ مخالف کا تدریج کا دعویٰ بھی قطعاً باطل ہے۔

سُنی: صرف کہہ دیا باطل ہے اس کے باطل ہونے کی دلیل سے عاجز آکر آپ اوچھے الفاظ سے انکار شروع کر دیا مگر اس سے کچھ حاصل نہ ہوگا اہل علم دلائل دیتے ہیں اور بس اور وہابی نے دو تین حوالے اور بھی دیئے جس میں منافقین کا اور مسجد ضرار کا ذکر کیا کہ نفی ثابت ہے۔

سُنی: حیرت تو اس بات پر ہے جو نفی کی دلیل پیش کرتا ہے وہ ہمارے خلاف یا ہمارے دعویٰ کے خلاف ہو ہی نہیں سکتی مگر وہابی کے خلاف لازمی ہو جاتی ہے کہ جب اسکو اقرار ہے کہ بعض جزی علوم غیبیہ مانتا ہے تو وہ دلیل میں بعض یا کل تو مراد ثابت نہیں کر سکا اور ویسے بھی کل علم غیب کا منکر ہے اب بعض کا ثبوت تسلیم کرنے کے بعد وہابی کے اقرار کے خلاف ہے جب تک اسکا فیصلہ نہیں کرتا سب بیکار ہے اور صفحہ نمبر ۲۲۴ وصفحہ نمبر ۲۲۵ پر وہابی پاگلوں کی حرکتیں اور باتیں شروع کر دیں کہ دعویٰ باطل ہے کہ اس کو فوبیا ہو گیا ہے۔

سُنی: افسوس کہ دعویٰ باطل زبانی کلامی سے کیسے ہو سکتا ہے ارے جناب دلیل لاؤ قطعی اور یہ سوچ کر لاؤ کہ تمہارے اقرار کے خلاف تو نہیں اب تک تمام دلائل تمہارے خلاف ہو گئے اور اب کہتا ہے کہ باطل ہو گیا قطعاً باطل ہے یہ اسکا دیوانہ پن نہیں تو اور کیا ہے اور لطف کی بات دیکھیں وہابی نے اپنی حالت بھی شعر میں بیان کر دی کہ۔

میرا دیوانہ پن تو دیکھیے
کہ دامن کا ہے دھوکہ آستین پر

صفحہ نمبر ۲۲۶ پر وہابی نے اقوال فقہا کے صریح مخالف بھی کہا۔

سُنی: فقہا کرام کا فتویٰ کفر بھی وہابی پر سو فیصد فٹ آتا ہے کہ فقہا کی عبارت میں کل یا بعض کا فرق نہیں اور وہابی نے بعض علوم غیبیہ کا اقرار کیا ہے اب پریشان ہے کہ ہر طرف

سے جوتے مل رہے ہیں۔ دوسرا فقہا کی عبارت میں ذاتی واستدلالی کی قید نہیں بلکہ وہابی عطائی کو چور دروازہ کہہ چکا ہے اب فقہاے کے فتوے سے بچنے کی صورت تجدید ایمان و نکاح کر لے۔ میرے خیال میں اب باقی زندگی میں فقہاء کے حوالے نہیں دے گا۔

صفحہ نمبر ۲۲۷ پر وہابی نے کہا۔ فقہاء کے حوالے سے نکاح میں گواہ بنانے والے کو کافر کہا۔

سُنی: شامی میں ہے کہ ذاتی کا دعویٰ کرنے والا کافر ہوگا اور تاتارخانیہ میں ہے کافر نہ ہوگا۔ وہابی کو جھوٹ سے توبہ کرنی چاہئے وہابی جب بھی کلی توڑنے کی کوشش کرتا ہے تو خود اس کا اقرار بعض علوم غیبیہ ڈھال بن جاتا ہے جس سے اس کا دماغ پاش پاش ہو جاتا ہے۔

اس صفحہ کے آخر میں وہابی نے لکھا کہ صرف ایک جزی ہے مگر حضرات فقہاء کرام کے نزدیک یہ بھی کفر ہے یہ نظریہ نصوص قطعیہ کے خلاف ہے۔

سُنی: اب تو وہابی کلمہ پڑھ لے کہ خود اس نے بعض جزی علوم غیبیہ تسلیم کر کے اپنے اوپر فقہاء کرام کا فتویٰ کفر لگا لیا جو کچھ تم نے کیا بے قصور ہوں میں اب تجدید ایمان و نکاح کا طریقہ اپنے بیٹے سے پوچھ لو اور جلدی کرو خاتمہ ایمان پر کراتا ہے تو۔

صفحہ نمبر ۲۲۸ پر بھی وہابی منافقوں والی آیات سے استدلال کرتا ہے شاید کلی ٹوٹ جائے۔

سُنی: مگر اس کے رشتہ دار بھی کام نہیں آرہے ہیں کیا کرے وہ تو مر کر مٹی میں مل گئے خود اسکا سایہ بھی اس کا ساتھ چھوڑ رہا ہے کہ جو دلیل دیتا ہے اس کے خلاف جاتی ہے اب لایعنی نکمی مہمل کمزور ضعیف ہیر پھیر ادھر ادھر کی باتیں کر کے دل کو بہلاتا ہے۔

دل کے بہلانے کو غالب یہ خیال اچھا ہے

صفحہ نمبر ۲۲۹ و صفحہ نمبر ۲۳۰ پر اثبات کا حوالہ دیا جس میں وہابی پر اپنے قول سے شرک کا فتویٰ ثابت کر دیا اس کے بعد۔

سُنی: بس پھر کیا تھا وہابی کی بدحواسی شروع لگا ہاتھ پاؤں مارے مگر سب بے سود اپنے اوپر کفر و شرک فتوے سے بچ نہ سکا توبہ کرنے کی توفیق ہی نہیں ہوئی۔

صفحہ نمبر ۲۳۲ پر وہابی نے ادلّہ قطعیہ کا انکار کفر لکھا اور اس کا اثبات بھی کفر لکھا۔

سُنی: یہ دنوں صورتوں میں وہابی پر کفر کا فتویٰ خود اس کی تحریر سے ثابت ہو گیا اور دونوں کا ثبوت یہاں ہم تھانوی کی عبارت سے متعلق خود تھانوی کا اقرار و کفر اور اس تھانوی کی عبارت سے بچانے کیلئے شرفراز وہابی کی کفر کے گٹر میں جا گرنا دکھاتے ہیں وہابی کی بدحواسی اس تھانوی کی صفائی میں ہوش وحواس کھو بیٹھتا ہے۔

صفحہ نمبر ۲۳۳ پر تھانوی کی عبارت میں لفظ ایسا یعنی اس قدر اور اتنا کہ اعتبار سے الخ۔ اب نورا کشتی بلکہ کفر کی کشتی ملاحظہ فرمائیں۔ اوہابی حسین احمد یہ وہی ہیں خبیثیہ والے لکھا کہ تھانوی عبارت میں ایسا فرما رہے ہیں لفظ اتنا تو نہیں اگر لفظ اتنا ہوتا تو البتہ احتمال ہوتا کہ معاذ اللہ حضور ﷺ کے علم کو اور چیزوں کے برابر کر دیا (شہاب ثاقب) حضرات شرفراز کی تحریر میں اتنا موجود ہے اور یہ گستاخی کفر حسین احمد کے فتوے سے شرفراز کو مبارک ہو۔

(۲)۔ وہابی پہلوان۔ مرتضٰی حسن دربھنگی نے لکھا ہے کہ عبارت میں لفظ ایسا معنی میں اتنا اور اس قدر کے ہے کہ تشبیہ کیسی۔ (توضیح البیان)

(۳)۔ پہلوان وہابی۔ منظور سنبھلی لکھا ہے۔ حفظ الایمان کی عبارت میں ایسا اتنا کے معنی میں ہے فتح بریلوی کا دلکش نظارہ یہ بھی کفر کے گڑھے میں حسین احمد کے فتوے سے مگر شرفراز کو ساتھ لے کر جائے گا۔ ''ہم تو ڈوبے ہیں صنم تم کو بھی لے ڈوبیں گے''۔

(۴)۔ پہلوان وہابی یہ کہتے ہوئے سامنے آئے کہ۔

ایسے محل پی دوستو اخنہ گری ہے خود کشی

تم بھی اسی جہاز میں ہو ہم بھی اسی جہاز میں

جس صفت کو ہم مانتے ہیں اس کو رذیل چیزوں سے تشبیہ دینا یقیناً توہین ہے اور

حضور ﷺ کی ذات والا میں صفت علم غیب نہیں مانتے اور جو مانے اس کو منع کرتے ہیں لہٰذا علم غیب کی کسی شق کو رزیل چیز میں بیان کرنا ہرگز توہین نہیں ہوسکتی نصرت آسمانی عبدالشکور لکھنوی وہابی۔

دیکھ لو روئے رنگ ناکامی

یہ نہ پوچھو کہ بیکسی کیا ہے؟

لکھنوی کے فتوے سے سب گستاخ ہوئے تشبیہ دے کر ورنہ سے کے فتوے سے لکھنوی کفر میں گڑھے میں ضرور جا گرے اور شرفراز تو سب سے آگے اس فوج میں۔

لکھنوی نے علم غیب عطائی بعض کا انکار کر دیا جو وہابی نے لکھا تھا کہ کوئی مسلمان منکر نہیں وہ لکھنوی کافر ہی ہو گیا کیا حال ہے۔

شاید اسی کا نام ہے مجبوری وفا

تم جھوٹ کہہ رہے وہ مجھے اعتبار ہے

ابھی تو تھانوی کا کفر اپنی جگہ پر ہے کفر کی حمایت بھی کفر ہے۔راقم کی خواہش ہے کہ کوئی ردوہابی دیوبندی تحریری گفتگو سیر حاصل کرے مگر کوئی پیدا ہی نہیں ہوا اور تھانوی کی تاویل دیکھو کہتا ہے کہ یہ خبیث مضمون میں نہیں لکھا وہابی بتائے کہ مضمون تو حفظ الایمان میں ہے عبارت کی شکل میں جن کا انکار کوئی عقل مند نہیں کر سکتا۔ مگر خود مضمون کو خبیث ! بنا دیا جس سے گستاخی ثابت ہو گئی اور فیصلہ کفر کا ہو گیا۔

وہ آئے پشیمان لاش پر اب

تجھے اے زندگی لاؤں کہاں سے

لکھنوی کی عبارت سے یہ بھی ثابت ہو گیا کہ دیوبندی وہابی مذہب کا کوئی متفقہ عقیدہ علم غیب عطائی پر نہیں ورنہ لکھنوی یوں انکار نہ کرتا اس لئے المہند میں نمائشی اور تقیہ کر کے عقائد بیان کئے جو دوسری کتابوں کے خلاف ہے تضاد ہیں پراگندی بہت زیادہ ہے تھانوی کی عبارت میں گستاخی ثابت ہونے کے بعد ہماری بات تو یہ کیا مانیں گے

اپنے اکابر کو خاطر میں نہیں لاتے تھانوی کی عبارت میں مزید غور وفکر سے ایک اور عجوبہ سامنے آیا کہ حفظ الایمان میں سوال کرنے والا زید تھا سوال یہ تھا کہ علم غیب کی دو قسمیں ہیں۔ بالذات اس معنی کا کہ عالم الغیب خدا تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں ہوسکتا اور بالواسطہ اس کے معنی کر حضور علیہ السلام عالم الغیب تھے زید کا یہ استدلال وعقیدہ وعمل کیسا ہے۔

بینوا توجروا۔

تھانوی کے جواب کے آخر میں ہے کہ زید کا عقیدہ اور قول سراسر غلط اور خلاف نصوص شرعیہ ہے ہرگز ان کا قبول کرنا کسی کو جائز نہیں زید کو چاہئے کہ توبہ کرے اور اتباع سنت اختیار کرے وہابی اردو عبارت آنکھیں کھل کر پڑھ لے ورنہ اپنے بیٹے سے پڑھوالے کہ جب زید کا عقیدہ وقول سراسر غلط اور نصوص شرعیہ کے خلاف ہے تو اللہ تعالیٰ علم الغیب بھی غلط ہوا معاذ اللہ بقول تھانوی زید کے الفاظ پھر دیکھ لیں اس کا معنی کر عالم الغیب خدا تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں۔

زید کا قول وعقیدہ غلط ہوا اور نصوص شرعیہ کے خلاف ہے تھانوی کے جواب پر فتویٰ مطلوب ہے گھکڑوی کے قلم مہر اور دستخط سے۔

لکھنوی کی ایک اور عبارت کا فائدہ کہ دیوبندی مذہب میں عطائی علم غیب، انباء الغیب اخبار الغیب بعض جزی ایک کمالات نبوت۔ ماکان ویکون وغیرہ کس صورت نہیں مانتے جو مانے اس کو منع کرتے ہیں مگر وہابی نے لکھنوی کے منہ پر تھوک دی کہ تقیہ کرنے میں کیا حرج ہے ورنہ مسلم منافق بھی نہیں رہیں گے۔

صفحہ نمبر ۲۳۳ وصفحہ نمبر ۲۳۵ کی صفائی مداریوں وشعبدہ بازیوں کا چکر ختم ہوگیا اب انکی تکفیر خود ان کے علماء سے اور وہابی کے قلم سے اور اکابرین سے وہابی کی تکفیر ثابت کردی گئی اگر یہ درست ہے تو چشم ما روشن دل ماشاد۔

اگر غلط ہے تو اکابرین دیوبند ہیں ویسے ان میں اصاغر کہاں سب اکابرین اعلیٰ ہیں جب چاہے نیا عقیدہ اور نیا فتویٰ تیار کر لیتے ہیں وہابی نے صفحہ نمبر ۲۳۶ پر بات کو

ٹالنے کیلئے معجزات کی باتیں شروع کردیں۔

صفحہ نمبر ۲۳ پر وہابی نے غالی رافضیوں کے رد کی عبارت پیش کی کہ اولیاء کرام کیلئے علوم غیبیہ کا اثبات غالی رافضیوں کی خرافات ہے۔

سُنی: یہاں کوئی ضرورت نہیں تھی رافضیوں لعنتیوں کے ذکر کی مگر بات گھمانے کی خاطر ادھر چلے گئے اور وہ بھی ان کے خلاف ثابت ہوگیا کہ اولیائے کرام کے متعلق وہابی نے علوم غیبیہ تسلیم کر کے اپنا شمار غالی رافضیوں میں کرلیا مبارک ہو۔ سبحان اللہ۔

وہابی نے لکھا کہ وہ ہم اولیائے کرام کو علم ظنی ہے قطعی نہیں چلو ظنی غالی رافضی ہوئے۔ آگے لکھا ہے کہ ہم جس علم غیب کی نفی کرتے ہیں وہ قطعی اور کلی ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ مطلق علم غیب عطائی سارے دعوے کی قطعی دلیل سے نہیں مانتے قطعی کا انکار کرنے والے پر وہابی کا کفر کا فتویٰ ہم نے نقل کر دیا تھا۔

ہاں کل کے منکر ہیں جس پر شرعی فتویٰ گمراہ کرنے کا مبارک ہو۔

لاؤ قتل نامہ ذرا میں بھی دیکھ لوں
کس کس کی مہر ہے سر محضر لگی ہوئی

اب معلوم ہوا کہ یہ ظنی اور جزی کے قائل ہیں وہ بھی بطور تقیہ۔ دوسری بات یہ کہ عقیدہ تو قطعی ہوتا ہے اکابرین دیوبند کا فیصلہ ہے بیشمار کتب میں حوالے محفوظ بشرط توبہ۔

یہ عقیدہ ظنی اور جزی ہے کس شرعی دلیل سے حوالہ مطلوب ہے؟

چھپا رکھا تھا جس کو مدتوں سے دل میں
ہزار افسوس وہ بات شرح وبیاں تک جا پہنچی

عقیدہ قطعی ہوتا ہے یہ دیوبند کی بات غلط ہے تو جواب دو گرو سچا یا چیلے وہابی۔ ظنی جزی؟ اگر اس کا جواب دیا تو الجواب تفصیل سے دیں گے انشاء اللہ تعالیٰ العزیز۔

بھاگو گے پھینک پھینک کے تیغیں لڑائی سے
لو مرد ہو تو اب نہ سرکنا لڑائی سے

آخری صفحات میں انگریز کو یاد کیے بغیر نمک حلال کیسے ہوتا اگر یہ دیوبندی مذہب کا جواب سیاسی واقعات کا دے کر دکھائیں۔

گورنمنٹ کی خیر یارو مناؤ
انا الحق کہو اور پھانسی نہ کھاؤ

صفحہ نمبر ۲۳۸ آخری صفحہ ہے وہابی نے بات کو گھمانے کی خاطر منطق کی بات کی اور عجیب تماشہ کہہ کر ختم کردی۔

بات وہ کہیے کہ جس کے سو پہلو ہوں
کوئی پہلو تو رہے بات بدلنے کیلئے

حضرات قارئین کرام ہم کوئی بات یا منطق بیان نہیں کریں گے صرف ان وہابیوں کو دعوت فکر دیتے ہیں دعوت ایمان دعوت حق دیتے ہیں ''شاید کے اتر جائے تیرے دل میں میری بات'' کہ ہمارا مقصد کسی کی دل آزاری کرنا نہ تھا نہ ہے۔

ہے گنبد کی صدا جسے کہو ویسے سنو

اقرا الغیب کا جواب دینے سے پہلے وہابی اور اس کی اولاد یا شاگرد ضرور دے اور ہمارے سوالیہ نشان کے جواب خاص طور سے دیں اور اپنا تضاد ضرور ختم کردیں اور اپنا متفقہ عقیدہ قطعی اگر ہے تو مہربانی کر کے نقل کردیں اس کے خلاف تمام کتب سے براُت کا اظہار بھی کردیں۔

کوئی جی بھر کے دیکھ لے اے کاش
لئے پھرتا ہوں کتنی سوغاتیں
یہ قصہ ابھی ناتمام ہے
جو کچھ بیاں ہو اوہ آغا باب ہے

وہ قرآن کریم کی آیات جن کا وہابی نے انکار کیا کہ ہر چیز قرآن میں کہنا باطل ہے۔ یہ ہیں۔

(۱)۔ولکن تصدیق الذی بین یدیه وتفصیل کل شیئ. (سورۂ یوسف)
اور لیکن تصدیق ہے پہلی کتابوں کی اور تفصیل ہے ہر چیز کی۔
(۲)۔مافرطنا فی الکتب من شیئ. (سورۂ انعام)
اور ہم نے کتاب میں کوئی کمی نہیں چھوڑی۔
(۳)۔ولا رطب ولا یابس الا فی کتب مبین. (سورۂ انعام)
ہر خشک اور تر چیز کتاب مبین میں ہے۔
(۴)۔ونزلنا علیک الکتب بتیانا لکل شیئ. (سورۂ نحل)
اور ہم نے تم پر یہ قرآن اتارا کہ ہر چیز کا روشن بیان ہو۔
(۵)۔وتفصیل الکتب لاریب فیه. (سورۂ یونس)
اور کتاب کی تفصیل ہے جس میں کوئی شک نہیں۔یعنی لوح محفوظ کی تفصیل قرآن ہے۔
(۶)۔ولآ اصغر من ذلک ولآ اکبر الا فی کتب مبین. (سورۂ یونس)
اور نہ اس سے چھوٹی اور نہ اس سے بڑی کوئی چیز نہیں جو روشن کتاب میں نہ ہو۔
(۷)۔کل فی کتاب مبین. (سورۂ ہود)
سب کچھ صاف بیان کرنے والی کتاب میں ہے۔

عوام اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں کہ صرف حضور ﷺ کے کلی علم غیب مخلوق کے لحاظ سے انکار کرنے کی وجہ سے آیات کا منکر ہو گیا وجہ صرف یہی تھی کہ کہ ہم اہلسنت نے جب یہ منطقی دلیل دی کہ ہر چیز کا ذکر قرآن میں ہے اور قرآن کریم کا نزول ہوا نبی کریم ﷺ پر تو ہمارے آقا کو ہر چیز کا علم دیا گیا جو کہ نزول تکمیل تک مکمل ہوا۔بس اس دلیل کا جواب کسی دلیل سے وہابی کے پاس نہ تھا۔اس لئے اس نے ان آیات کا انکار کر دیا بلکہ باطل بھی کہہ دیا۔

دوسری وجہ انکار کہ شاید یہ ہو کہ منافقوں نے علم غیب کا انکار کیا تو ان کی اولاد اور بھی انکار کرے گی۔

جواب: اگر اس وہابی کی کسی کتاب کا جواب نہ ملا تو ہم سے رابطہ کرے اور اپنی کتاب کا معقول ہم سے طلب کر سکتے ہیں۔

خدا کیلئے یہ تو مشکل نہیں
ہو عالم کا مجموعہ اک فرد واحد

مذکورہ بالا شعر میں وہابی نے اثبات علم الغیب کتاب اور مصنف کی تعریف کر ہی دی حیرت ہے۔

تمناؤں کو قتل عام کیوں ہے سوچنا ہوگا
ہمیں پر بارش احکام کیوں سوچنا ہوگا

مناظر خطیب مدینہ مسجد صدر کراچی
خادم اعلیٰ حضرت
محمد جہانگیر نقشبندی
جنوری/۴/۲۰۰۴ء
شوال/۳۰/۱۴۲۳ھ
کراچی

"سرفراز گھلکروی کی کتاب اتمام البرھان کا منہ توڑ جواب مولا زبیر علی رضوی صاحب نے دیا ہے" (زیر طبع)

☆......☆......☆